اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تیلیفون نمبر ۱۹

361

قادیان

الفضل

خطبہ نمبر

روزنامہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
AL FAZL, QADIAN.

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

سَو کام کا حرج کر کے بھی جلسہ سالانہ پر آنا چاہیئے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر قسم کی نیکی حاصل کرنے کے متعلق ضروری نصائح

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۷ء

سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
سب سے پہلے تو میں جماعت کے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اب دسمبر کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اور آج اس کا دُوسرا جمعہ ہے اس مہینہ میں اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اور اس کے الہام اور وحی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

جماعت کا ایک اجتماع

مقرر فرمایا ہے۔ یہ اجتماع ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہُوا کرتا ہے۔ اس اجتماع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ کہ جماعت کے وُہ تمام دوست جن کا ان دنوں یہاں پہونچنا ممکن ہو۔ اس موقعہ پر جمع ہُوا کریں اور اللہ تعالےٰ کے ذکر کے سننے۔ یا سُنانے میں شامل ہُوا کریں۔ جو ان دنوں یہاں کیا جاتا ہے :۔

ہمارے ملک میں ابھی تک وسائلِ سفر

اتنے آسان نہیں۔ جتنے کہ یورپ میں آسان ہیں۔ اور ہندوستان کے باہر تو کئی ممالک میں ان وسائل میں اور بھی کمی ہے۔ جیسے افغانستان ہے۔ یا ایران ہے۔ یا ہندوستان سے باہر کے جزائر ہیں۔ پھر ابھی تک ہماری جماعت میں ایسے لوگ شامل نہیں۔ جو مالدار ہوں۔ اور جو دُور دراز ممالک سے جبکہ ہوائی جہازوں کی آمدورفت نے سفر کو بہت حد تک آسان کر دیا ہے جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان پہونچ سکیں۔ لیکن اگر ایسے لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوں تو ان دور دراز ممالک کے لوگوں کے لئے بھی جہاں ہر قسم کے وسائل سفر آسانی سے میسر آسکتے ہیں۔ یہاں پہونچنا کوئی مشکل نہیں رہتا۔ اور زیادہ سے زیادہ ان کے لئے روپیہ کا سوال رہ جاتا ہے۔ مگر ایسے لوگ ابھی ہماری جماعت میں بہت کم ہیں یا حقیقۃً بالکل ہی نہیں ہیں۔

ہماری جماعت کا بیشتر حصّہ

اس وقت ہندوستان میں ہے۔ اور اس میں سے بھی زیادہ تر مردوں کی ایک تعداد ہے۔ جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان پہونچ سکتی ہے۔ پس جو پہنچ سکتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ساری جماعت کی طرف سے ان پر ایک خاص ذمہ واری ہے جسے ادا کرنے کی کوشش ان کا اوّلین فرض ہے۔ اور یہ کہ جبکہ ساری جماعت اس موقعہ پر نہیں پہنچ سکتی۔ تو ہر علاقہ کے مردوں عورتوں اور بچوں میں سلسلہ کی روح کو زندہ رکھنے کیلئے جو پہنچ سکتے ہیں انہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سو کام کا حرج کر کے بھی

آنا چاہیئے۔ تا ان کا آنا دوسروں کے نہ آسکنے کے نقصان کا ازالہ کر دے ؏

دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ترقی کے شروع ہونے پر سست ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں اب جماعت بہت ہو گئی۔ ایسے لوگوں کو میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان پہونچنا ممکن ہے۔ اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا لازمی اثر اس کے ہمسایوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا۔ میں نے دیکھا ہے جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آجاتے ہیں۔ اور اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لاتے ہیں۔ ان کی اولادوں میں احمدیت قائم رہتی ہے۔ اور گو ان بچوں کو احمدیت کی تعلیم سے ابھی واقفیت نہیں ہوتی۔ مگر وہ اپنے والدین سے یہ ضرور کہتے رہتے ہیں۔ کہ ابا ہمیں قادیان کی سیر کے لئے لے چلو۔ اس طرح بچپن میں ہی ان کے قلوب میں احمدیت گھر کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور آخر بڑے ہو کر وہ اپنی

احمدیت کا شاندار نمونہ

پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ پھر بچوں کے ذہن کے لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع ان پر بڑا اثر کرتا ہے۔ بچہ ہمیشہ غیر معمولی چیزوں اور ہجوم سے متاثر ہوتا ہے۔ پس جلسہ سالانہ پر آکر وہ نہ صرف ایک مذہبی نظارہ دیکھتا ہے۔ بلکہ اپنی طبیعت کی جدت پسندی کے لحاظ سے بھی تسلی پاتا ہے۔ اور یہ اجتماع اس کے لئے ایک دلچسپ اور یاد رکھنے والا نظارہ بن جاتا ہے۔ غرض جو باپ جلسہ پر آتے ہیں۔ وہ اپنی اولاد کے دل میں بھی یہاں آنے کی تحریک پیدا کر دیتے ہیں۔ اور کبھی نہ کبھی ان کے بچے کا اصرار بچے کو جلسہ پر لانے کا محرک ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد دوسرا قدم وہ اٹھتا ہے۔ جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ؏

پس ان ایام میں قادیان آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو۔ یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو۔ صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ

اپنی اولاد پر بھی ظلم

ہے ؏

حقیقت تو یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہماری جماعت میں ابھی مالدار لوگ داخل نہیں۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جلدی سے جانے کے لئے جو وسائل سفر ہیں۔ وہ آسانی سے خرچ چاہتے ہیں۔ کہ

بیرونی ممالک کے احمدیوں کیلئے

ان ایام میں قادیان پہونچنا مشکل ہے۔ لیکن اگر کسی زمانہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑے بڑے مالدار ہماری جماعت میں شامل ہو جائیں یا سفر کے جو اخراجات ہیں ان میں بہت کچھ کمی ہو جائے۔ اور ہر قسم کی سہولت لوگوں کو میسر آجائے۔ تو دنیا کے ہر گوشہ سے لوگ اس موقعہ پر آئیں گے۔ اگر کبھی امریکہ میں ہماری جماعت کے مالدار لوگ ہوں۔ اور وہ آمد و رفت کے لئے روپیہ خرچ کر سکیں۔ تو حج کے علاوہ ان کے لئے یہ امر بھی ضروری ہو گا۔ کہ وہ اپنی عمر میں ایک دو دفعہ قادیان بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آئیں۔ کیونکہ یہاں علمی برکات میسر آتی ہیں اور مرکز کے فیوض سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اور میں تو یقین رکھتا ہوں۔ کہ ایک دن آنے والا ہے۔ جبکہ دور دراز ممالک کے لوگ یہاں آئیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رؤیا ہے۔ جس میں آپ نے دیکھا۔ کہ آپ ہوا میں تیر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔ "عیسےٰ تو پانی پر چلتے تھے۔ اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں۔ اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۴۲۱) اس رؤیا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں۔ وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ جس طرح قادیان کے جلسہ پر کبھی یکے سڑکوں کو گھسا دیتے تھے۔ اور پھر موٹریں چل چل کر سڑکوں میں گڑھے ڈال دیتی تھیں۔ اور اب ریل سواریوں کو کھینچ کھینچ کر قادیان لاتی ہے۔ اسی طرح کسی زمانہ میں جلسہ کے ایام میں تھوڑے تھوڑے وقفہ پر یہ خبریں بھی ملا کریں گی کہ ابھی ابھی فلاں ملک سے

اتنے ہوائی جہاز آئے ہیں

یہ باتیں دنیا کی نظروں میں عجیب ہیں مگر خدا تعالےٰ کی نظر میں عجیب نہیں۔ خدا کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ وہ اپنے دین کے لئے مکہ اور مدینہ کے بعد قادیان کو مرکز بنانا چاہتا ہے۔ مکہ اور مدینہ وہ دو مقامات ہیں۔ جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تعلق ہے۔ آپ اسلام کے بانی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آقا اور استاد ہیں۔ اس لحاظ سے ان دونوں مقامات کو قادیان پر فضیلت حاصل ہے۔ لیکن مکہ اور مدینہ کے بعد جس مقام کو اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ہدایت کا مرکز قرار دیا ہے۔ وہ یہی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ اور جو اس وقت

تبلیغ دین کا واحد مرکز

ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج کل مکہ اور مدینہ جو کسی وقت بابرکت مقام ہونے کے علاوہ تبلیغی مرکز بھی تھے آج وہاں کے باشندے اس فرض کو بھلائے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ حالت ہمیشہ نہیں رہے گی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ ان علاقوں میں احمدیت کو قائم کرے گا۔ تو پھر یہ مقدس مقامات اپنی اصل شان و شوکت کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور پھر یہ تعلیم اسلام اور تبلیغ کا مرکز بنائے جائینگے اور جب بھی احمدیوں کی طاقت کا وقت آئے گا۔ ان کا

پہلا فرض

ہے۔ کہ ان پاک شہروں کو ان کا کھویا ہوا حق واپس دینے کی تدبیر کریں۔ اور ان کی اس اصلی شان کو واپس لائیں۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے انہیں دی گئی ہے۔ لیکن جب تک وہ دن نہیں آتا۔ اس وقت تک محض قادیان ہی تبلیغ و اشاعت دین کا مرکز ہے۔ مکہ ہماری عبادت کا مرکز ہے۔ مکہ ہماری محبت اولیٰ کا مرکز ہے۔ اور مدینہ بھی ہمارے بہت سے تبرکات اور محبت اولیٰ کا مرکز ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس زمانہ میں اس عظیم الشان فرض کو بھلا دیا ہے۔ جس کے لئے مکہ اور مدینہ کے مرکز خدا تعالےٰ نے قائم کئے تھے۔ اور وہ فرض اس وقت قادیان سے ادا ہو رہا ہے۔ یعنے دنیا میں تبلیغ اسلام اور اللہ تعالےٰ کی توحید کی اشاعت کا فرض لیکن وہ دن دور نہیں۔ گو ہمارے خیالات اور واہمہ سے دور ہو۔ مگر خدا تعالےٰ کے فیصلہ کے لحاظ سے دور نہیں۔ کہ پھر یہ دونوں مرکز نہ صرف عبادت یا محبت کا مرکز ہوں۔ بلکہ تبلیغ اور اشاعتِ دین کے بھی مرکز ہوں ؏

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے جو عبادت کا مرکز قائم کیا وہ مکہ ہے۔ اور مدینہ ہماری محبت اولیٰ کا مرکز ہے۔ مگر تبلیغ اور اشاعت دین کے لحاظ سے اس وقت دنیا میں ایک ہی مرکز ہے جو قادیان ہے۔ اور اس سے وابستگی ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ وہ دن دور نہیں۔ جب دنیا کے گوشوں گوشوں سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ یا بعض اور سواریوں کے ذریعہ سے جو ابھی ہمیں معلوم بھی نہ ہوں۔ لوگ قادیان آئیں گے۔ اور

ساری دنیا کی احمدی جماعتیں

اس وقت قادیان میں اکٹھی ہونگی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بعینہٖ وہ سارے الہامات ہوئے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مکہ کے قیام کے وقت ہوئے تھے۔ مثلاً آپ کو الہام ہوا یاتیک من کل فج عمیق۔ پھر الہام ہوا یاتون من کل فج عمیق (تذکرہ صفحہ ۴۸، ۴۹) یعنے خدا تعالےٰ کی مدد اور اس کی نصرت ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ اور ایسی راہوں سے پہونچے گی۔ کہ وہ راستے لوگوں کے بہت چلنے کی وجہ سے گہرے ہو جائینگے اسی طرح اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے۔ کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ یاتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامر (سورۃ الحج ع ۴) یہ الہام بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔ اور آپ کو بتایا گیا۔ کہ ہر قسم کی اونٹنی پر سوار ہو کر لوگ یہاں آئیں گے۔ مگر اس جگہ ہر قسم کی اونٹنی سے مراد اونٹنیاں نہیں بلکہ ہر قسم کی سواری مراد ہے۔

362

پس ہماری جماعت کو یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نہ صرف خود آنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے ہمسایوں اپنے عزیزوں اور اپنے دوستوں کو بھی ساتھ لانا چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ

ان ایام میں بے احتیاطیاں

دل کو زیادہ سخت کر دیا کرتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے مقدس مقامات کا احترام کرانا چاہتا ہے۔ اور ہر شخص جو ان مقامات کا احترام نہیں کرتا۔ اس کی سرزنش کا مستحق ہوتا ہے۔ جس طرح قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنا برکات کا موجب ہوتا ہے اسی طرح یہاں آنا اور پھر اپنے اوقات کا حرج کرنا اور انہیں علمی باتوں کے سننے میں صرف کرنے یا مقدس مقامات کی زیارت کرنے کی بجائے رائگاں کھو دینا دل پر زنگ لگا دیتا ہے۔:

پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جب وُہ جلسے پر آئیں۔ تو یہ اقرار کر کے آیا کریں۔ کہ ہم محض رسم پوری کرنے نہیں چلے۔ بلکہ ہم وہاں خدا کا ذکر کریں گے۔ جب جماعت میں بیٹھیں گے۔ تب بھی اُس کا ذکر کریں گے اور جب علیٰحدہ ہوں گے۔ تب بھی اس کا ذکر کریں گے۔ جماعتی ذکر ہمیشہ مجلس میں ہوتا ہے۔ انسان باتیں سنتا ہے۔ تو نصیحت حاصل کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے ذکر کی طرف اس کے قلب کا میلان ہو جاتا ہے۔ لیکن انفرادی ذکر الگ الگ ہوتا ہے۔ دُنیا میں چونکہ بعض طبایع ایسی ہیں۔ جو اس وقت ذکر کی طرف توجہ قائم رکھ سکتی ہیں۔ جب خود ذکر میں شامل ہوں۔ اور بعض طبایع ایسی ہوتی ہیں۔ جو دوسروں سے ذکر سُنیں۔ تو ذکر میں مشغول ہو جاتی ہیں نہ سُنیں تو وُہ بھی ذکر چھوڑ بیٹھتی ہیں اس لئے جماعتی اور انفرادی دونوں ذکر انسانی اصلاح کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دونوں کو اللہ تعالےٰ نے نمازوں میں جمع کر دیا ہے۔

دیکھو ظہر اور عصر میں اس طرح نماز پڑھی جاتی ہے۔ کہ ہر شخص اپنا اپنا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ امام خاموشی سے اپنے طور پر ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ اور مقتدی اپنے طور پر۔ پھر جب خاموش طور پر دُعا کی جاتی ہے۔ تو ہر ایک کی دُعا الگ الگ ہوتی ہے۔ لیکن مغرب۔ عشاء اور فجر کے وقت اللہ تعالےٰ نے یہ طریق مقرر کر دیا۔ کہ جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم بھی سورۃ فاتحہ پڑھو۔ مگر جب وُہ قرآن پڑھے۔ تو تم خاموش رہو۔ غرض قرآن کریم کے سننے میں ہم

امام کے تابع

ہوتے ہیں۔ اور سورۃ فاتحہ میں بھی ہم اس رنگ میں اس لئے تابع ہوتے ہیں کہ ہم اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں یہی وجہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب ملائکہ۔ اور نمازیوں کی اٰمین ایک ہو جائے۔ تو اس وقت دُعا قبول ہو جاتی ہے۔ اب ہمیں کیا پتہ ہو سکتا ہے۔ کہ ملائکہ اور نمازیوں کی اٰمین ایک ہُوئی ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر ہوئی ہے۔ تو کس وقت؟ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ملائکہ کی اٰمین تابع ہوتی ہے امام کی اٰمین کے۔ اور اس حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ وُہ یہ ہے کہ جو لوگ امام کے ساتھ چلتے ہیں۔ انہی کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں:

پھر دُعائیں ہیں۔ شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے۔ کہ امام نماز میں بلند آواز سے دُعائیں مانگے۔ اور مقتدی اٰمین کہیں۔ چنانچہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بعض دفعہ مہینوں اس رنگ میں دُعائیں کرتے تھے۔ تو نماز میں بھی اللہ تعالےٰ نے ایسا طریق رکھا ہے۔ کہ بعض جگہ لوگوں کو کلیۃً امام کے تابع کر دیا ہے۔ امام کہتا ہے۔ اللہ اکبر۔ اور مقتدی بھی کہتا ہے۔ اللہ اکبر۔ امام رکوع میں جاتا ہے تو مقتدی بھی رکوع میں چلا جاتا ہے۔ امام سجدہ میں جاتا ہے۔ تو مقتدی بھی سجدہ میں جھک جاتا ہے۔ لیکن جو خاموشی کا حصہ ہوتا ہے۔ اس میں ہر شخص آزاد ہوتا ہے۔ اور ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ مقتدی کچھ کہہ رہا ہوتا ہے۔ اور امام کچھ۔ تو دونوں قسم کی عبادتیں خدا تعالےٰ نے نماز میں رکھ دی ہیں۔ ایسی بھی جن میں اُسے حکم ہے۔ کہ امام کے ساتھ ساتھ چلے۔ اور ایسی بھی جو مستقل ہیں۔ اور جن میں اپنے طور پر جو جی چاہے۔ وُہ اللہ تعالےٰ سے مانگ سکتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے دونوں طبائع کا علاج کر دیا ہے۔ ان کا بھی جو دوسروں کو ذکر میں مشغول دیکھ کر ذکر کرنے کی عادی ہوتی ہیں۔ اور ان کا بھی جنہیں اس وقت عبادت میں لذت آتی ہے۔ جب وُہ علیٰحدہ ہوں۔ چنانچہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں مجلس میں دُعا کرتے وقت رقت آتی ہی نہیں مگر بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جونہی وُہ کسی کی چیخ سنتے ہیں۔ ان کی بھی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ پہلے انہیں جوش نہیں آتا۔ لیکن دوسرے کا جوش گریہ دیکھ کر بے اختیار خود بھی رو پڑتے ہیں۔ یہ کوئی بُری بات نہیں۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ یہ ایک عادت ہے۔ جو بعض لوگوں کو ہوتی ہے۔ اور انہی لوگوں کے لیے خدا تعالےٰ نے نماز کا ایک حصہ جہری بھی رکھا ہے۔ تا دوسروں کی تاثیر کو دیکھ کر ان میں روحانیت کے حصُول کا جوش۔ اور ولولہ پیدا ہو:

پس

جلسہ سالانہ میں بھی دونوں قسم کی عبادتیں

کرنی چاہئیں۔ یعنی دوستوں کو چاہیئے کہ جب تک وُہ جلسہ گاہ میں رہیں لیکچر سُنیں۔ احمدیت کی تعلیم سے واقفیت پیدا کریں۔ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشادات سے آگاہی حاصل کریں۔ اور جب جلسہ سے فارغ ہوں تو نمازیں پڑھیں۔ دُعائیں کریں۔ مقامات مقدسہ کی زیارت کریں۔ اور ان آدمیوں سے ملیں جن سے مل کر ان کے ایمان کو تقویت حاصل ہو۔ مگر اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔ اور نہ کھیل کود۔ اور لغو کاموں میں اُسے رائگاں جانے دیں:

اسی طرح

جو غیر احمدی دوست باہر سے آتے ہیں

ان کی حفاظت بھی ضروری ہوتی ہے۔ ہر شخص جو کسی کو اپنے ساتھ لاتا ہے۔ وُہ اس کی رعیت ہوتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہٖ۔ کہ تم میں سے ہر شخص راعی ہے ہر شخص نگران ہے۔ ہر شخص گڈریا ہے ہر شخص محافظ ہے۔ ہر شخص بادشاہ ہے۔ و مسئول عن رعیتہٖ۔ اور تم میں سے ہر شخص اپنی رعیت کے متعلق جس کی نگرانی جس کی بادشاہت۔ اور جس کی حفاظت اس کے سپرد کی گئی ہے۔ سوال کیا جائیگا اور اس سے پوچھا جائے گا۔ کہ اس نے کیا نگرانی کی۔ تو ہر شخص جو کسی غیر احمدی کو اپنے ساتھ لاتا ہے۔ وُہ اس کا نگران ہے۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ وُہ یہ خیال رکھے۔ کہ اس کا وقت صحیح طور پر خرچ ہو اور مفید کاموں میں خرچ ہو۔ تا وہ یہاں سے جاتے وقت برکت اپنے ساتھ لے جائے۔ اگر کوئی شخص کسی غیر احمدی کو اپنے ساتھ لاتا ہے۔ مگر پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ اور وُہ ایسے مقامات پر جاتا یا ایسی صحبت میں بیٹھتا ہے۔ جہاں سے وُہ بُرے اثرات سے متاثر ہو جاتا ہے۔ تو یہ تو وُہی مثال ہوگی۔ کہ ع

یکے نقصانِ مایہ و دگر شماتتِ ہمسایہ

اس نے روپیہ بھی اُس پر ضائع کیا۔ اور پھر اپنے لئے ایک خار اور کانٹا بھی پیدا کر لیا۔

اسی طرح میں

قادیان کے دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ گو یہ نصیحت ہر سال کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ بھی اپنے احکام لوگوں کی یاد دہانی کے لئے دہراتا رہتا ہے۔ اور ہمیں یہ حکم ہے۔ کہ ہم اس کی صفات کی نقل کریں۔ اس لئے میں بھی اس سنت میں اس نصیحت کو دہراتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جوں جوں جلسہ سالانہ پر لوگوں کی آمد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح قادیان والوں پر ان کی ذمہ واری بھی بڑھتی جاتی ہے یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ وُہ ہر سال قادیان کی آبادی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورنہ جتنا اجتماع جلسہ سالانہ پر اب ہؤا کرتا ہے اگر اس کے مقابلہ میں قادیان کی آبادی اتنی ہی رہتی جتنی پرانی آبادی تھی۔ تو غالباً وہی طریق ہمارے ہاں بھی رائج ہو جاتا۔ جو پرانے عرسوں پر رائج ہے کہ ایک وقت کی اور وُہ بھی مقررہ روٹی لوگوں کو دے دیتے ہیں۔ یعنے ایک دو روٹیاں ہوتی ہیں۔ اور ان پر کچھ سالن رکھا ہؤا ہوتا ہے۔ اور پھر کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم سے بس اتنا ہی ہو سکتا ہے۔ باقی انتظام آپ خود کر لیں۔ اگر یہاں بھی اتنے ہی آدمی رہتے۔ جتنے پرانی آبادی کے وقت ہؤا کرتے تھے۔ تو غالباً جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو ہمیں ایک وقت کی روٹی دینی بھی مشکل ہو جاتی۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایسا توازن رکھا ہؤا ہے۔ کہ ادھر جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی تعداد بڑھاتا ہے۔ تو ادھر قادیان کی آبادی کو بھی بڑھا دیتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے گھر جوں جوں بڑھتے ہیں۔ ان کی ترقی میں ایک حصہ ان مہمانوں کا بھی ہوتا ہے۔ جو جلسہ سالانہ پر آتے ہیں۔ اور ہمارے جس قدر اوقات ہیں۔ ان میں بھی ایک حصہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کا ہوتا ہے۔ اس لئے قادیان کے دوستوں کو اپنے مکانات جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے پیش کرنے میں کسی قسم کا بخل نہیں کرنا چاہیئے اس

میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر کسی کا کوئی نیا مکان بنا ہؤا ہو۔ تو اس کے دل کو یہ بُرا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ مکان اور لوگوں کے استعمال کے لئے دے دے۔ لیکن اس میں بُرا محسوس ہونے کی کوئی بات نہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ جو چیز خدا تعالےٰ کے رستے میں خرچ کرنے سے انسان ڈرے وُہ چیز رکھنے کے قابل ہی نہیں ہوتی دنیا میں تمام فتنے اسی نقص کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی نقص کی وجہ سے امراء غرباء کو اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیتے اور یہی چیز قوم میں تفرقہ پیدا کرتی۔ اور امراء و غرباء میں ایک دیوار حائل کر دیتی ہے پھر وہ مکان جسکو انسان خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے پیش نہ کر سکے۔ وہ اسے برکت کیا دے گا۔ اس نے تو اُسے خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت سے محروم کر دیا۔ اگر وُہ مکان اس نے نہ بنایا ہوتا۔ تو یہ اس کے لئے زیادہ بہتر ہوتا۔ کیونکہ جب تک اس نے مکان نہیں بنایا تھا۔ اس کے دل میں کوئی وسوسہ نہیں تھا۔ اُسے خدمتِ دین سے کوئی اعراض نہیں تھا۔ مگر جونہی اس نے مکان بنا لیا۔ اس کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہونے لگ گیا۔ کہ اگر میں نے مکان دیا۔ تو یہ خراب ہو جائے گا۔

مَیں نے جب دارالانوار کا مکان بنایا

تو پہلے سال مجھ سے کئی دوستوں نے کہا۔ کہ یہ مکان جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو نہ دیا جائے۔ خراب ہو جائیگا مگر میں نے انہیں کہا۔ میں تو اس مکان کو آگ لگانے کے لئے تیار ہوں۔ جس مکان کے متعلق میرے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ اگر میں نے اُسے خدمتِ دین کے لئے دیا۔ تو وُہ خراب ہو جائے گا۔ چنانچہ مَیں نے دوستوں سے کہا۔ کہ سب سے پہلے اس مکان کو جلسہ سالانہ کے لئے استعمال کرو۔ تا کہ اُن کے ٹھہرنے کی وجہ سے اس میں برکت پیدا ہو جائے۔ چنانچہ پہلے وہ لوگ

رہے۔ اور پھر ہم کچھ عرصہ کے لئے وہاں گئے۔ گو بعد میں وہاں سے کلی طور پر واپس آ گئے۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ وہ مکانات۔ اور وہ چیزیں ہمارے لئے کسی قسم کی برکت کا بھی موجب ہو سکتی ہیں۔ جن کے متعلق ہمیں یہ خیال ہو کہ اگر ہم نے انہیں خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش کیا۔ تو وُہ خراب ہو جائیں گی۔ ایسے مکانات تو انسان کے لئے رحمت کا موجب نہیں بلکہ

وبال اور عذاب کا موجب

ہیں۔ اور جس طرح عذاب لینے کے لئے کوئی شخص تیار نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایسے مکانات میں رہنے کے لئے بھی کوئی باغیرت مومن تیار نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی چیز بُری نہیں ہوتی۔ بلکہ اس چیز کو جو ناواجب اہمیت دی جاتی ہے۔ وُہ اسے بُرا بنا دیتی ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنے بچے کو علم سکھائے اب علم سکھانا بُرا کام نہیں۔ لیکن اگر وہ اسے علم سکھاتا ہے۔ اور پھر اسے سنبھال کر گھر میں رکھ لیتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے دین یا اس کی مخلوق کی ہمدردی اور فائدہ کے لئے قربانی کرنے سے اس لئے روکتا ہے کہ اس قدر محنت کے بعد میرا بچہ ضائع نہ ہو جائے۔ تو وُہ ایک بُرا کام کرتا ہے۔ لیکن اگر وُہ اُسے علم سکھا کر اس لئے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ تا وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو علم سکھائے۔ اور انہیں دین سے واقف کرے۔ اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لے۔ تو یہی علم اس کے لئے برکت کا موجب بن جائیگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس لئے یہاں مکان بناتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے وسّع مکانک (تذکرہ صفحہ ۵۲) اپنے مکانات کو وسیع کرو۔ تو وُہ ان برکات سے حصہ لیتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے قادیان سے مخصوص کی ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اس نیت سے مکان نہیں بناتا بلکہ اپنی شان اور اپنی عظمت کے اظہار کے لئے ایک مکان بنا دیتا ہے۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے

دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ تو وُہ مکان اس کے لئے برکت کا موجب ہرگز نہیں ہو سکتا۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو یہ الہام ہؤا ہے کہ وسّع مکانک مگر اس کا کیا سبب ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مدینہ کی خرابی کا وقت وُہ ہو گا۔ جب اس میں بڑے بڑے مکانات بن جائیں گے۔ سو اس کی وجہ یہی ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے مکانوں کی وسعت کا حکم دیا۔ تو ان مکانوں سے وُہ مکان اس نے مراد لئے جو خدمتِ دین کے لئے بنائے جائیں۔ جن کو پیش کرتے وقت انسان یہ نہ کہے کہ دیکھنا مکانوں پر سیل نہ لگ جائے۔ دیکھنا فرش پر گرد نہ پڑ جائے۔ دیکھنا دیواروں پر کوئی تھوکے نہیں۔ مگر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی۔ کہ مدینہ اس وقت خراب ہو گا جب اس میں بڑے بڑے مکانات بن جائیں گے تو ان مکانات سے وُہ مکانات مراد تھے جن میں دین کا کوئی حصہ نہ تھا۔ اور جنہیں ان کے مالکوں نے خدمتِ دین کے لئے پیش کرنے کی بجائے اپنے ذاتی آرام و آسائش کے لئے وقف کر لیا تھا۔ پس یہ دونوں باتیں الگ الگ مکانات کے لئے ہیں۔ جو مکانات خدا تعالیٰ کے دین کی ضروریات کے لئے وقف کر دیئے جائیں۔ اور جن مکانات کا قومی ضروریات کے پیش آنے پر دے دینا کسی کو گراں نہ گزرے۔ ایسے مکانات یقیناً بابرکت ہیں۔ اور وُہ جتنے بھی بڑھتے جائیں۔ اتنا ہی اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور اس کی نعمتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا ہاں جو مکان ایسا ہو۔ کہ اس کا خدمتِ دین کے لئے پیش کرنا انسان کو دوبھر ہو یا غریبوں کو دینا انسان پر شاق گزرتا ہو۔ تو وُہ مکان رحمت کی بجائے انسان کے لئے لعنت بن جاتا ہے۔

پس دوستوں کو جہاں تک ہو سکے

جلسہ سالانہ کے لئے اپنے مکانات دینے چاہئیں

اور انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جس وقت

پیاری بہن جی!

اگر آپ پردرروگ یعنی سیلان الرحم یا لیکوریا سے (جس میں کہ لیسدار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے) دُکھی ہیں۔ تو آپ کوئی عام دوائی استعمال مت کیجئے۔ میرے پاس اس کی ایک خاص مجرب و آزمودہ دوائی ہے۔ اور اس نسخہ سے بیشمار دُکھی بہنیں فیض یاب ہو چکی ہیں۔ میں نے خود بیماری پاک اور دیگر بیشمار یونانی۔ ویدک اور ڈاکٹری پیٹنٹ ادویات پر سینکڑوں روپے برباد کئے اور آخر اسی دوائی سے مستقل صحت حاصل کی۔ اب میں نے عام پبلک کیلئے اسکی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ مقرر کر رکھی ہے۔ جس بہن کو ضرورت ہو مجھ سے منگا سکتی ہے۔

نوٹ:۔ کوئی بھائی یا بہن مجھے کسی اور دوائی کیلئے تحریر نہ کریں۔

بی بی رام پیاری۔ جالندھر شہر

363
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی خدا تعالےٰ نے انہیں قادیان میں مکان بنانے کی توفیق دی تھی۔ تو اسی لئے دی تھی۔ کہ وُہ اپنا مکان خدمتِ دین کے لئے پیش کر کے ہر سال زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرتے رہیں۔ پھر اس موقعہ پر اپنے نفوس کو بھی خدمتِ دین کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان جب تک ہر قسم کی قربانی نہ کرے۔ وُہ ہر قسم کی برکات حاصل نہیں کر سکتا۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص فلاں عبادت میں زیادہ حصہ لے گا۔ وُہ جنت کے فلاں دروازہ سے گزارا جائے گا۔ اور جو فلاں عبادت میں زیادہ حصہ لے گا۔ وُہ فلاں دروازہ سے گزارا جائے گا۔ اسی طرح آپ نے مختلف عبادات کا نام لیا۔ اور فرمایا۔ جنت کے سات دروازوں سے مختلف اعمالِ حسنہ پر زیادہ زور دینے والے لوگ گزارے جائیں گے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسُول اللہ مختلف دروازوں سے تو وُہ اس لئے گزارے جائیں گے۔ کہ انہوں نے ایک ایک عبادت پر زور دیا ہوگا۔ لیکن یا رسُول اللہ اگر کوئی شخص ساری عبادتوں پر ہی زور دے۔ تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا آپ نے فرمایا۔ وُہ

جنت کے ساتوں دروازوں سے گزارا جائے گا

اور اے ابو بکرؓ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تم بھی انہی میں سے ہوگے۔ اب ان دروازوں سے اینٹوں اور لکڑیوں والے دروازے تو مراد ہو نہیں سکتے کیونکہ اگر یہی دروازے مراد ہوں۔ تو پھر اس میں کونسی عزت ہو سکتی ہے۔ کہ بجائے ایک دروازہ کے سات دروازوں سے کسی کو گزارا جائے۔ اگر ہم کسی مکان میں داخل ہونا چاہیں۔ اور مالک مکان بجائے ایک دروازہ سے اندر لے جانے کے پہلے ہمیں ایک دروازہ سے اندر لے جائے پھر دوسرے سے پھر تیسرے سے۔ پھر چوتھے سے۔ پھر پانچویں سے۔ پھر چھٹے سے اور پھر ساتویں سے۔ تو اس میں ہماری کونسی عزت ہوگی۔ اس سے تو سوائے اس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کہ ہماری لاتیں ٹوٹیں اور ہم تھک کر رہ جائیں۔ پس اگر جنت میں بھی ساتوں دروازوں سے گزارنے سے مراد ساتوں دروازوں سے اندر جانا ہو۔ تو یہ کوئی عزت کی بات نہیں ہو سکتی لیکن چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں بعض جنتیوں کو خاص قسم کی عزت کی بشارت دی ہے۔ اس لئے یقیناً اس گزرنے سے ظاہری گزرنا مراد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سے مراد مختلف قسم کے انعامات حاصل ہونا ہے۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ انہیں اس قسم کے انعامات دیئے جائیں گے۔ گویا ساتوں دروازوں سے گزرنے کے معنے ہر قسم کی نیکیوں کے بدلے ہر قسم کے انعامات ملنے کے ہیں۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ جو شخص ہر قسم کی نیکیاں کرے۔ وہی ہر قسم کے انعامات کا مستحق ہوتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چونکہ ہر قسم کی نیکیاں کرتے تھے۔ اس لئے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ امید رکھتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کا سلوک ان سے امتیازی رنگ میں ہوگا۔ مگر یہ صفت صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ہی مخصوص نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ امتِ محمدیہ کے اور کئی بزرگ بھی ہر قسم کی نیکیوں کے حصول کے لئے بے چین رہتے تھے۔ بلکہ بعض بزرگ تو اتنا غلو کر لیتے تھے۔ کہ ظاہر بین نگاہیں انہیں شاید پاگل ہی خیال کرتی ہوں۔ لیکن وہ جو کچھ کرتے تھے۔ محبت کے جوش میں کرتے تھے۔

ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وُہ قرآن پڑھتے۔ تو جہاں زبان سے الفاظ کہتے جاتے وہاں اپنی انگلی بھی آیتوں پر پھیرتے جاتے۔ کسی نے پوچھا۔ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کی تلاوت میں زبان اور آنکھیں تو شریک ہوتی ہی ہیں انگلی کو بھی کیوں نہ اس کام میں شریک کیا جائے۔ چنانچہ میں آنکھوں سے قرآن کریم کی آیات دیکھتا جاتا ہوں۔ زبان سے پڑھتا جاتا ہوں۔ اور اپنی انگلی ساتھ ساتھ ہر آیت کے نیچے پھراتا جاتا ہوں۔ تا میری آنکھیں میری زبان اور میرے ہاتھ سب تلاوت قرآن کے ثواب میں شریک ہو جائیں۔ اس عمل کو تم غلو کہہ لو۔ لیکن اس ذہنیت کی تعریف کیے بغیر تم نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ درحقیقت

حقیقی کمال رُوحانیت کا

یہی ہے۔ کہ ہر قسم کی نیکی حاصل کی جائے جو شخص ایک قسم کی نیکی میں ہمیشہ حصہ لیتا ہے۔ اس میں کچھ اس کی عادت کا بھی دخل ہو جاتا ہے۔ اور جس نیکی میں عادت کا دخل ہو۔ وُہ انسان کو اتنے انعام کا مستحق نہیں بناتی۔ جتنے انعام کا وُہ نیکی مستحق بناتی ہے۔ جو محبت کی وجہ سے کی جائے۔

صحابہؓ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وُہ کوئی رنگ نیکی کا جانے نہیں دیتے تھے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ کے لڑکے تھے۔ لیکن بہت ہی باکمال صحابہؓ میں سے تھے۔ اور صحابہؓ میں بہت کم ایسے لوگ ہوئے ہیں جو باپ بیٹا دونوں عظیم الشان انسان ہوئے ہوں۔ اور جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں ہی بہت بڑی خدمت کا موقعہ ملا ہو۔ لیکن حضرت عمرؓ اور حضرت عبد اللہ رضؓ بن عمرؓ دونوں نہایت جلیل القدر بزرگ گزرے ہیں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نہایت اعلےٰ تفقہ رکھتے تھے۔ اور مشہور فقیہہ تھے۔ کئی جگہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایات میں یہ ذکر آتا ہے۔ کہ جب وُہ بعض مسائل بیان کرتے۔ اور لوگ ان سے کہتے۔ کہ آپ کے والد کی فلاں روایت اس کے خلاف ہے۔ تو وُہ بڑے جوش سے کہتے۔ کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لایا ہوں۔ میں نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات یوں سُنی ہے۔ اگر میرے والد کو اس کے سننے کا موقعہ نہیں ملا۔ تو میں تو وہی بات بیان کروں گا۔ جو میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مونہہ سے سُنی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روائتیں حضرت عمرؓ سے بہت زیادہ ہیں۔ کیونکہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں سننے کا حضرت عمرؓ سے بہت زیادہ موقعہ ملا۔ کیونکہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ قریباً ہر وقت رہتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضؓ کے بعد حضرت عبد اللہ رضؓ بن عمرؓ۔ اور حضرت عمرؓ بن العاصؓ کی ہی روایات احادیث میں کثرت سے ملتی ہیں۔ جو انہوں نے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنی ہیں (حضرت عبد اللہ ابن عباس کی روایات بہت ہیں لیکن ان میں سے اکثر وہ ہیں۔ جو انہوں نے دوسرے صحابہ سے سُنی ہیں) یہ عبد اللہ بن عمرؓ جو اتنے بڑے پایہ کے بزرگ۔ اور نیک انسان تھے۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ وُہ ایک دفعہ حج کے لئے گئے۔ تو راستہ میں ایک مقام پر وہ پیشاب کرنے بیٹھ گئے۔ پھر چلتے چلتے ایک پتھر آیا تو اس پر بیٹھ گئے۔ اسی طرح بعض اور پتھروں پر وُہ تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے بیٹھے۔ اور پھر حج کے لئے مکہ پہونچ گئے۔

ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام

ناک میں ستہ پیدا ہو گیا ہو۔ ناک سے چھچھڑے یا کیڑے آتے ہوں۔ یا لمبا لمبا جما ہوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ یا زکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو۔ ناک سے بدبو آتی ہو۔ یا سونگھنے کی قوت میں فتور آ گیا ہو۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا چھینکیں زیادہ آتی ہوں۔ ناک میں سوزش یا گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے ہماری کھانے کی ناک کی دوائی (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر و تیر بہدف اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک ہی دوائی بیچنے کا بیوپار کر رہے ہیں۔ اور ہماری دوائی ہندوستان کے ہر حصہ کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ نیوزیلینڈ۔ سماٹرا۔ عراق۔ افریقہ۔ انگلستان اور امریکہ وغیرہ دوسرے ملکوں میں بھی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ چونکہ آج کل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمارا عام اعلان ہے۔ کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کر کے ثابت کرے۔ کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے۔ تو ہم اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دیں گے۔

بھگتوں کی دوکان (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) (رجسٹرڈ) بھگت بلڈنگ بھگت بازار۔ ڈاک خانہ بھگت بازار جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب حج کر کے واپس آئے۔ تو پھر انہی پتھروں پر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھے۔ اور جب اس جگہ پہونچے۔ جہاں انہوں نے پیشاب کیا تھا۔ تو پھر وہاں پیشاب کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ اس پر ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا کہ پہلے تو میں نے سمجھا تھا۔ کہ اتفاق سے آپ پیشاب کرنے یہاں بیٹھ گئے تھے۔ اور ذرا دم لینے کے لئے پتھروں پر بیٹھتے گئے۔ مگر جب واپسی پر آپ پھر انہی پتھروں پر بیٹھے ہیں اور اسی جگہ آپ نے پھر پیشاب کیا ہے تو مجھے محسوس ہوا ہے۔ کہ یہ اتفاق نہیں بلکہ اس میں کوئی بات ہے۔ ورنہ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ جہاں آپ کو پہلے پیشاب آیا تھا۔ آتی دفعہ بھی آپ کو اسی مقام پر پیشاب آتا۔ اور جن پتھروں پر آپ پہلے بیٹھے تھے۔ انہی پتھروں پر دوبارہ تھک کر بیٹھتے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا۔ یہ ہے تو میرے ذوق کی بات مگر چونکہ تم نے پوچھا ہے۔ اس لئے بتا دیتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ تو آپ نے اسی جگہ پیشاب کیا تھا۔ اور آپ انہی پتھروں پر تھوڑی دیر کے لئے آرام کرنے کی خاطر بیٹھے تھے۔ میں جب یہاں سے گزرتا ہوں۔ تو خیال آتا ہے۔ چلو یہاں سے بھی برکت لے لیں۔ چنانچہ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے بیٹھے تھے۔ وہاں میں بھی بیٹھ جاتا ہوں۔ اور جن پتھروں پر آپ نے نشست فرمائی تھی۔ وہاں تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے میں بھی بیٹھ جاتا ہوں۔ یہ عشقی رنگ ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ میں پایا جاتا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا ہے۔ میں بھی وہی کام کیوں نہ کروں خبر ہے اس میں ہی برکت ہو۔ اور یہی وہ رنگ ہے جو انسان کو اعلیٰ درجہ کے مقامات تک پہونچاتا ہے۔ پس ہر قسم کی نیکی کے حصول کے لئے جب تک انسان کامل اتباع نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ کمال [illegible] نہیں کر سکتا یہ تم

مت خیال کرو۔ کہ اگر تم جلسہ کے لئے چندہ جمع کر دیتے ہو تو تمہیں نیکی میں کمال حاصل ہو جاتا ہے۔ یا تم جلسہ میں لیکچر دے دیتے ہو یا لیکچر سن لیتے ہو۔ تو تم نیکیوں کو پورا کر لیتے ہو۔ یا قادیان میں مکان بنا لیتے ہو۔ یا جلسہ والوں کو مکان دے دیتے ہو۔ تو نیکیوں کو پورا کر لیتے ہو۔ یا مہمانوں کی خدمت کرتے ہو تو نیکیوں کو پورا کر لیتے ہو یہ الگ الگ اور انفرادی طور پر جس قدر خدمتیں ہیں ان کا بجا لانا بھی ضروری ہے۔ لیکن ان کے علاوہ اور بھی جس قدر خدمتیں ہیں۔ ان سب میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے کیونکہ جو شخص ساری خدمتیں کرتا ہے۔ وہی

جلسہ سالانہ کے سارے انعامات کا مستحق

بنتا ہے۔ اور یہ صرف جلسہ کی ہی بات نہیں دین کی ہر بات میں یہی فرض انسان پر عائد ہوتا ہے۔ انسان کو حکم ہے۔ کہ وہ نماز بھی پڑھے۔ وہ فرضی روزے بھی رکھے۔ وہ نفلی روزے بھی رکھے۔ وہ فرضی زکوٰۃ بھی دے۔ وہ نفلی صدقہ و خیرات بھی دے وہ بنی نوع انسان کی خدمت بھی کرے خواہ وہ خدمت لسانی ہو یا مالی ہو یا جسمانی ہو۔ غرض ہر رنگ میں جب وہ اپنے آپ کو خدمتِ دین کے راستہ پر ڈال دے تبھی اس کا دین کامل ہوسکتا ہے اور تبھی ہر رنگ میں وہ انعام کا مستحق ہوتا ہے۔ اور یہی جنت کے ہر دروازہ سے داخل ہوتا ہے۔ جو فخر کے قابل ہے۔ اور جس سے ہر مومن اپنے اپنے ایمان اور اپنے اپنے عرفان کے مطابق حصہ لے سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کے دروازہ سے ہر شخص داخل نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر کوئی حضرت ابوبکرؓ کے قدم پر قدم مار سکتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کو بھی وہ انعام دینے کے لئے تیار ہے۔ جو اس نے حضرت ابوبکرؓ کے لئے تیار کیا۔ اور اگر کوئی حضرت عمرؓ کے قدم بقدم مار سکتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کو بھی وہ انعام دینے کے لئے تیار ہے۔ جو اس نے حضرت عمرؓ کو دیا۔ لیکن جو انکے نقش قدم پر نہیں چل سکتا۔ وہ ان سے اتر کر اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلے لیکن بہرحال کوشش کرے۔ کہ اس میں ہر قسم کی

نیکیاں پیدا ہو جائیں۔ یہی

جماعت کو محفوظ کرنے والی بات

ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں کئی قسم کی خدمات انسان کر سکتا ہے۔ یہی نہیں کہ کھانے کے وقت مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ اور پھر کام ختم ہو گیا۔ بلکہ کھانا کھلانے کے علاوہ مہمانوں کے متعلق اور بھی ایسی کئی خدمات ہوسکتی ہیں۔ جن سے انہیں فائدہ ہوسکتا ہے۔ مثلاً وہ بازاروں میں پھرتا رہے۔ اور دیکھتا رہے کہ کوئی مسافر بھولا ہوا تو نہیں پھر رہا۔ اور اگر اسے معلوم ہو۔ کہ کوئی مہمان اپنا مکان بھول گیا ہے۔ یا اُسے علم نہیں۔ کہ میری جماعت کا کمرہ کونسا ہے۔ تو ایک یہ بھی خدمت ہے۔ کہ اسے صحیح جگہ پہونچا دیا جائے۔ یا عورتیں گلیوں میں پھرتی رہتی ہیں۔ اور مرد انکا قطعاً لحاظ نہیں کرتے۔ وہ چاروں طرف پھیل جاتے ہیں۔ اور عورتوں کے گزرنے کا کوئی رستہ نہیں رہتا۔ اگر یہی خدمت بعض لوگ اپنے ذمہ لے لیں۔ کہ گلیوں اور راستوں میں سے مردوں کو ایک طرف سے گزاریں۔ اور عورتوں کو دوسری طرف سے تو میں سمجھتا ہوں۔ اس کا انہیں بہت بڑا ثواب ہوگا

ہمارے ملک میں عورت پر رحم بہت کم ہوتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے عورتوں کا بڑا بھاری خیال رکھا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے۔ اور صحابہ اونٹوں کو دوڑاتے۔ تو آپ فرماتے رِفقاً بالقوارِیر رِفقاً بالقوارِیر۔ ارے شیشوں کا بھی خیال رکھنا۔ ارے شیشوں کا بھی خیال رکھنا اور آپ کا مطلب یہ ہوتا۔ کہ اونٹوں پر عورتیں بھی سوار ہیں۔ وہ تمہاری طرح اونٹ تیز نہیں دوڑا سکتیں۔ ان کا بھی خیال رکھو لیکن اب ایک عجیب قسم کی ذہنیت پیدا ہو گئی۔ کہ لوگ کمزور پر طاقت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ طاقت [illegible] کے [illegible] پر ظاہر کی جائے۔ تبھی اس سے شان ظاہر ہوتی ہے۔ میری خلافت پر قریباً ۲۴ سال گزر چکے ہیں۔ اور اس عرصہ میں میں نے بارہا جماعت کو سمجھایا ہے۔ کہ کمزوروں پر رحم کرو۔ اور عورتوں پر اپنی طاقت [illegible]

مگر میری اس قدر مسلسل نصائح کے باوجود حالت یہ ہے۔ کہ جو لوگ میرے ساتھ چلنے والے ہوتے ہیں۔ وہ نہ معلوم اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ جب راستہ میں کوئی عورت آجاتی ہے تو اسے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہتے ہیں۔ "مائی ہٹ جاؤ" "مائی ہٹ جاؤ"۔ گویا مائی کوئی رستم پہلوان یا اسفندیار ہے جسے انہوں نے راستہ سے ہٹانا ہوتا ہے۔ مجھے ۲۴ سال سمجھاتے سمجھاتے گزر گئے۔ کہ اگر کوئی عورت آگے سے آ رہی ہو۔ تو بجائے اسے ہٹانے کے خود راستہ کاٹ کر گزر جاؤ۔ مگر اب تک اصلاح ہونے میں نہیں آتی۔ آج بھی جب میں خطبہ پڑھانے کے لئے نکلا تو میرے آگے آگے کوئی صاحب تھے۔ جن کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی سوٹی تھی۔ جسے وہ ہلاتے جاتے تھے۔ اور عورتوں کو کہتے جاتے تھے۔ کہ ہٹ جاؤ ہٹ جاؤ۔ آخر میں نے ساتھیوں کو کہا۔ کہ خدا نے مجھے بھی آنکھیں دی ہوئی ہیں

معجزہ!

میرے پاس ہجیروں یعنی کنٹھ مالا و خنازیر کیلئے ایک بالکل بےنظیر اپنی خاندانی سنیاسی دوائی ہے یہ واقعی ایک معجزہ ہے کیونکہ اسکی ایک ایک رتی کی صرف تین ہی خوراک کا کورس ہے۔ اور گذشتہ ۲۷ سال کے عرصہ میں خود میرے اپنے ہاتھ سے کئی ہزار مریض اسکے استعمال سے مکمل و مستقل صحت حاصل کر چکے ہیں اس خیال سے کہ کوئی مریض بھی اس نایاب اکسیر کے فائدہ سے محروم نہ رہے میں نے شروع سے ہی قیمت صرف حسب حیثیت مریض رکھی ہوئی ہے۔ ضرورتمند اصحاب بذریعہ ڈاک بھی منگا سکتے ہیں

I. D. Chopra

دیوان پنڈی داس چوپڑہ بی۔ اے جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجائے ان کو دھکیلنے کے ہم خود راستہ کاٹ کر ایک طرف سے کیوں نہیں گذر سکتے۔ تو

کمزور پر زور جتانے کی لعنت

ایسی ہمارے ملک میں ہے۔ جو کسی طرح دور ہونے میں نہیں آتی۔ حالانکہ کمزور کے آگے کمزور بنتا چاہیئے۔ اور طاقتور کے آگے طاقتور۔ اگر کوئی شخص جابر اور ظالم ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں ہمیں بیشک اپنی طاقت دکھانی چاہیئے لیکن اگر کوئی کمزور ہے تو وہاں طاقت دکھانے کی بجائے ہمارے لئے یہ حکم ہے۔ کہ ہم نرم بنیں۔ عورتیں جب بازار یا گلیوں میں پھرتی ہیں۔ تو شریعت کا ان کے متعلق یہ حکم ہے۔ کہ وہ پردہ کریں۔ لیکن ہم کھلے منہ پھر رہے ہوتے ہیں ان حالات میں یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ کہ عورتوں پر سختی کی جائے۔ اور انہیں راستہ سے ہٹایا جائے۔

پس جلسہ سالانہ کے ایام میں اگر دوست اس امر کی نگرانی کریں۔ کہ بھولے بھٹکے مہمان ٹھوکریں نہ کھاتے پھریں۔ تو یہ بھی ایک خدمت ہوگی۔ اور اگر اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ

راستوں میں مرد ایک طرف اور قطار بنا کر چلیں

تا عورتوں کو چلنے میں تکلیف نہ ہو۔ تو یہ بھی ایک ثواب والی خدمت ہوگی۔ بلکہ بہتر ہے کہ اس دفعہ یہ انتظام کیا جائے۔ کہ گلیوں اور راستوں پر ایک طرف مردوں کے چلنے کے لئے مخصوص کر دی جائے۔ تو دوسری عورتوں کیلئے اور چلنے پھرنے والے مردوں کو سمجھاتے رہیں۔ کہ وہ ایک طرف چلیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ عورتوں سے یہ امید کریں کہ وہ ان کا راستہ نہ روکیں۔ خود ایک طرف ہو جائیں۔ عورتوں کو بھی بیشک ان کی جہت بتا دی جائے۔ مگر مردوں کے لئے بھی ایک جہت مخصوص کر دی جائے۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں آمد و رفت میں بہت کچھ آرام اور سہولت ہو جائیگی۔ انگریزوں نے یہ کیا ہوا ہے کہ وہ ایک رستہ سے جاتے اور دوسرے رستہ سے واپس آتے ہیں۔

ہمارے ہاں چونکہ پردے کا طریق رائج ہے اور عورتوں کو پردہ میں ہی لیکچروں کے لئے آنا جانا پڑتا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک جب تک ہماری سڑکیں کافی چوڑی اور فراخ نہیں ہو جاتیں۔ اس وقت تک اسی طریق پر عمل کرنا بہتر ہے۔ جو میں نے بتایا ہے۔ کہ

ایک طرف مردوں کیلئے مخصوص کر دی جائے اور دوسری طرف عورتوں کیلئے

ہاں جو انگریزوں کا طریق ہے کہ آنے جانے کیلئے بھی الگ الگ جہات ہوں اس میں یہ فائدہ ہے۔ کہ اس طرح وقت بہت حد تک بچ جاتا ہے۔ لیکن جب تک وہ وقت نہیں آتا۔ کہ سڑکیں اس قدر چوڑی ہوں کہ ان کے چار حصے کر کے مردوں اور عورتوں کے آنے اور جانے والے راستے الگ الگ کر دئے جائیں۔ اس وقت تک مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ اطراف مخصوص کر دی جائیں اور مرد اس کی نگرانی کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ وہ جلسہ سالانہ کے ایام میں بہت بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے ایام میں بعض عورتوں کے بچے گم ہو جاتے ہیں بعض خبیث طبع لوگ عورتوں کو مخول کر دیا کرتے ہیں۔ ایسے تمام امور کی نگہداشت کی جائے۔ اور عورت کی عزت اور اس کے احترام میں کوئی خلل نہ آنے دیا جائے۔ پس کئی قسم کی خدمتیں ہیں جو تم نکال سکتے ہو۔ اور

بیسیوں قسم کی نیکیاں

ہیں۔ جو تم پیدا کر سکتے ہو۔ اور یاد رکھو کہ وہ شخص جس کے دل میں یہ تڑپ ہو کہ وہ نیکی کے نئے سے نئے راستے تلاش کرے اور ہر قسم کی نیکیاں اپنے اندر پیدا کرے اُسی کو صوفی کہتے ہیں۔ تم نے سنا ہوگا کہ امت محمدیہ میں فلاں فلاں صوفی گذرے ہیں۔ اور تم حیران ہوتے ہو گے۔ کہ

صوفی کسے کہتے ہیں

سو یاد رکھو۔ کہ صوفی وہی ہوتا ہے جو اپنے دل کی صفائی کی مختلف راہیں تلاش کرتا رہتا ہے۔ اسی لئے کئی دفعہ نا سمجھ لوگ صوفیاء کو بیوقوف خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ جیسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب وہاں پیشاب کیا جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا تھا۔ تو بعض ظاہر پرستوں نے اس پر اعتراض کیا۔ مگر جہاں عشق کا مظاہرہ ہو۔ وہاں انسان یہی کوشش کرتا ہے کہ میں اپنے محبوب کی نقل کروں۔ میں خدا اور اس کے رسول کی صفات کا نقال بن جاؤں۔ اور میں دنیا کی ہر خوبی کا نقال بن جاؤں اس کا نام تصوف ہے وہ اگر دیکھتا ہے کہ اس سے پہلے خدا رسیدہ لوگوں نے نفلی نمازوں سے خدا کا قرب حاصل کیا۔ تو وہ نماز پڑھنے لگ جاتا ہے۔ وہ اگر دیکھتا ہے کہ انہوں نے نفلی روزے رکھکر وصال الہٰی حاصل کیا۔ تو وہ روزے رکھنے لگ جاتا ہے۔ وہ اگر دیکھتا ہے کہ انہوں نے صدقہ وخیرات سے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کی تو وہ صدقہ دینے لگ جاتا ہے۔ وہ اگر دیکھتا ہے کہ انہوں نے نفلی حج سے برکت حاصل کی۔ تو وہ حج کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ اگر دیکھتا ہے کہ انہوں نے علم پڑھایا تو وہ لوگوں کو علم پڑھانے لگ جاتا ہے۔ وہ اگر دیکھتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کی تو وہ اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کرنے لگ جاتا ہے۔ غرض جس جس رنگ میں وہ کسی بزرگ کو نیکی میں رنگین پاتا ہے وہی رنگ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ کسی نیکی کو حقیر سمجھکر نہیں چھوڑتا۔ بلکہ کہتا ہے کہ میں یہ بھی لے لوں اور وہ بھی لے لوں وہ خدا اور اس کے رسول کا عاشق ہوتا ہے اور عشق و محبت کا ترانہ دنیا کے ترانوں سے جدا گانہ ہوتا ہے۔ دنیا کی نگاہوں میں وہ پاگل ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کی نگاہ میں وہ پاگل نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ وہ شریعت اور وقار کو چھوڑنیوالا نہ ہو مثنوی رومی والوں نے ایک قصہ لکھا ہے معلوم نہیں انہوں نے کہاں سے لیا کہ ایک گڈریا ایک دفعہ جنگل میں کسی درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھا تھا۔ کہ اس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت نے جوش مارا چونکہ وہ جاہل تھا یا ممکن ہے وہ جاہل نہ ہو بلکہ عاشق ہو۔ اور

عشق میں عالم اور جاہل کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا

عشق انسانی عقل پر ایسا پردہ ڈال دیتا ہے کہ عالم ہوتے ہوئے بھی انسان ایسی باتیں کہہ جاتا ہے جو دوسری صورت میں نہیں کہہ سکتا۔ اور اس کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جن کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت شعلہ زن ہو دوسرے لوگ نہ ان باتوں کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ ان باتوں کو بیان کیا جا سکتا ہے یہی تصوف کے راز کہلاتے ہیں جب عشق انسان کی عقل پر پردہ ڈالدیتا ہے۔ پس بالکل ممکن ہے وہ اسی حالت میں ہو اور عشق و محبت کی محویت میں اس کے منہ سے باتیں نکل رہی ہوں۔ یا ممکن ہے اس کا سبب جہالت ہی ہو۔ بہر حال وہ کہتے ہیں۔ وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھا اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ خدایا اگر تو مجھے مل جائے تو میں تیری گدڑی میں سے جوئیں نکالا کروں۔ تیرے پیروں میں سے کانٹے نکالا کروں۔ تجھے اپنی بکریوں کا تازہ تازہ دودھ پلایا کروں۔ تجھے دبایا کروں تیری دل کھول کر خدمت کیا کروں۔ غرض وہ اکیلا بیٹھا اس طرح عشق کے راگ نثر میں گا رہا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اتفاقاً پاس سے گذرے اور انہوں نے یہ باتیں سن لیں انہیں سخت غصہ آیا اور وہ کہنے لگے لانائق تو خدا کی ہتک کرتا ہے تیرے نزدیک اللہ میاں نے گدڑی پہنی ہوئی ہے؟ تیرے نزدیک اُسے جوئیں پڑی ہوئی ہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے اسے اپنا ڈنڈا زور سے مارا۔ وہ بیچارا اٹھکر بھاگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جوش میں اس کا تعاقب کرنا چاہتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پر وحی نازل ہوئی کہ اے موسیٰؑ تو نے ہمارے بندہ کو بڑا دکھ دیا موسیٰ اس کی باتوں سے تیرا کیا بگڑتا تھا وہ تو اپنی زبان میں ہم سے اپنے عشق کا اظہار کر رہا تھا۔ اسکی تو بولی ہی یہی تھی اور اسکی سمجھ بھی اتنی ہی تھی۔ وہ آپ گدڑی میں رہتا ہے اس لئے اس نے ہمارے متعلق بھی یہ فرض کر لیا کہ ہم گدڑی میں رہتے ہیں۔ اس کے نزدیک دنیا کی سب سے بڑی نعمت بکریوں کا تازہ دودھ،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سو یہی نعمت اس نے ہمارے سامنے پیش کر دی۔ وہ خود جب جنگل میں ننگے پاؤں چلتا ہے۔ تو اس کے پاؤں میں کانٹے چبھ جاتے ہیں اور اس کے محبوب یعنی بیوی بچے بھی جب ننگے پاؤں پھرتے ہیں۔ تو ان کے پاؤں میں کانٹے چبھ جاتے ہیں اور وہ انہیں بیٹھ کر نکالا کرتا ہے۔ سو اس نے ہمارے متعلق بھی اسی خدمت کو سر انجام دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ پس اے موسیٰ تو نے اس کو دکھ دے کر ہمیں بڑی تکلیف پہنچائی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب یہ وحی نازل ہوئی۔ تو آپ فوراً اس کے پاس گئے اور اس سے معافی مانگی۔ بالکل ممکن ہے اس کی یہ باتیں جہالت کی وجہ سے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی تہہ میں محبت و عشق کار فرما ہو اور جذبۂ عشق کی فراوانی کی وجہ سے اس قسم کی باتیں اس کی زبان سے نکل رہی ہوں۔ لیکن تم اگر اس گڈریا کے واقعہ کو جانے بھی دو۔ تو مجھے بتلاؤ کہ

کونسا عاشق صادق ہے

جس کے دل میں باوجود اس یقین کے کہ خدا تعالیٰ تجسم سے پاک ہے یہ خیال نہ آتا ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کو جوش محبت میں پکڑ لے۔ چاہے اس گڈریے کی طرح یہ سب کچھ عالم تصور تک محدود ہو لیکن چونکہ اس کی نظر اس بات کی عادی ہو چکی ہے کہ جس محبوب سے اسے محبت ہو۔ اسے وہ چھوتا ہے اس سے مصافحہ کرتا ہے اگر بزرگ ہو تو اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہے بچہ ہو تو اس کو چوم لیتا ہے اس لئے یہی کیفیت خدا تعالیٰ کے متعلق بھی اس کے دل میں غیر معین اور غیر محسوس طور پر پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ شاعری میں خدا تعالیٰ کی نسبت وہی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جو دنیا میں عام معشوقوں کی نسبت لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اس وقت یہ تو نہیں ہوتا کہ شاعر خدا تعالیٰ کو مجسم سمجھتے ہیں وہ عقیدۃً اس بات کے قائل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کے تجسم سے پاک ہے مگر چونکہ عشق و محبت کا مادہ اس طریق اظہار کا عادی ہو چکا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی نسبت بھی اسی قسم کے الفاظ استعمال کر دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں۔ اے خدا تو ہمیں مل جائے تو کیا اس کا یہ مطلب ہوا کرتا ہے کہ خدا (نعوذ باللہ) کہیں بھولا بھٹکا پھر رہا ہے اور ہم اسے کہتے ہیں کہ وہ آئے اور ہم سے آ کر مل جائے۔ یہ صرف اپنے عشق کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے اور یا پھر خدا تعالیٰ کا اپنے ادراک میں آجانے کا نام ہم خدا تعالیٰ سے ملنا رکھتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمیں اس کا ادراک حاصل ہو جائے۔ یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ وہ کہیں کھویا ہوا ہے۔ بلکہ ہمارے کمزور نفوس میں اس کا ادراک اگر مفقود ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں مل جائے۔ اور یا پھر اس کا یہ بھی مطلب ہوتا ہے کہ اس کے متعلق ہمارا ناقص ادراک کامل ہو جائے۔ غرض

عشق کے اظہار کے ہزاروں ذرائع

ہیں۔ اور ان تمام ذرائع کو اختیار کرنے کا نام ہی تصوف ہے اور اسی تصوف پر حقیقی قرب کی بنیاد ہوتی ہے۔ لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تصوف نام ہے ورد و وظیفہ کا۔ حالانکہ ورد و وظیفہ کیا چیز ہیں؟ وہ صرف دوسروں کی دماغی نقل ہیں اور تصوف عشقی نقل کا نام ہے اور عشقی نقل کے مقابلہ میں دماغی نقل کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ دماغی نقلیں صرف کاغذ کے پھول ہیں اور کاغذ کے پھولوں میں کبھی خوشبو نہیں ہو سکتی۔ ہاں جو عشق میں مخمور ہو کر عشقی نقل کرتا ہے وہی حقیقی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ بعض صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نماز میں بھی بعض دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے تھے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ یہ عشق کی نقل تھی دماغی اور عقلی نقل نہیں تھی اس عشق میں بعض دفعہ ع

عشق است و ہزار بدگمانی

والا معاملہ بھی ہو جاتا ہے ایک صحابی رضؓ کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ نماز پڑھا رہے تھے کہ جب آپ سجدہ میں گئے تو آپ نے بہت دیر کر دی اور سجدہ بہت لمبا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں وہم اٹھنا شروع ہو گیا کہ خدانخواستہ کوئی حادثہ نہ ہو گیا ہے چنانچہ میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت حسنؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن پر اس طرح بیٹھے ہیں۔ جس طرح کوئی گھوڑے پر سوار ہوتا ہے یہ دیکھ کر میں پھر جلدی سے سجدہ میں چلا گیا جب نماز ہو چکی تو باقی صحابہ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ کیا سجدہ میں حضور پر کوئی وحی نازل ہوتی ہے کہ اس قدر دیر حضور نے کر دی؟ یا خدانخواستہ کوئی تکلیف ہو گئی تھی۔ ہمیں تو سخت گھبراہٹ ہونے لگ گئی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نہ کوئی وحی نازل ہوئی ہے اور نہ خدا کے فضل سے کوئی تکلیف ہوئی ہے۔ یہ ہمارا بیٹا ہماری گردن پر سواری کرنے بیٹھ گیا تھا اور ہم نے کہا کہ چلو تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی سواری کر لے۔ اگر اسے ہٹایا تو اسے تکلیف ہوگی۔ اب وہ صحابی نماز میں تھا مگر اس عشق کی وجہ سے جو اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے تھا بے تاب ہو گیا اور وہ سجدہ سے ہی سر اٹھا کر دیکھنے لگ گیا۔ لوگ کہتے ہیں فلاں بزرگ کو نماز پڑھتے وقت اتنی محویت ہوتی کہ انہیں بچھو نے ڈس لیا مگر انہیں ذرا احساس نہ ہوا۔ فلاں بزرگ کو نماز میں بھڑیں کاٹ گئیں۔ اور انہوں نے پرواہ تک نہ کی۔ یہ وقت بھی بعض دفعہ عشاق پر آتا ہے مگر اس صحابی میں اس سے جداگانہ کیفیت پیدا ہوئی اور گو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ مگر سجدہ کے ذرا لمبا ہو جانے کی وجہ سے ہی ان کے دل میں کئی قسم کے خیالات پیدا ہونے لگ گئے کہ کہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی تکلیف تو نہیں ہو گئی اور جب تک انہوں نے سر اٹھا کر دیکھ نہ لیا۔ ان کی تسلی نہ ہوئی۔ اسی موقعہ پر میں ضمناً ان لوگوں کا ذکر بھی کر دینا چاہتا ہوں جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قادیان میں کچھ عرصہ سے

نماز کے وقت پہرہ

لگایا جاتا ہے جو شرعاً ناجائز ہے۔ حالانکہ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نماز پڑھتے ہوئے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیکھتے تھے۔ اب شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ جو شخص امام سے پہلے اپنا سر سجدے سے اٹھاتا ہے وہ سخت گناہ کرتا ہے۔ اور قیامت کے روز اس کا سر گدھے کا سر بنایا جائیگا۔ مگر اس حکم کی اس صحابی رضؓ نے کوئی پرواہ نہ کی اور نہ خدا اور خدا کے رسول نے اس کے اس فعل پر اظہار ناراضگی کیا۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ اس نے جو نماز میں ہی سر اٹھا کر دیکھ لیا۔ کہ کہیں خدانخواستہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسی نے حملہ تو نہیں کر دیا یا آپ بیمار تو نہیں ہو گئے۔ یہ ایک بہت بڑی نیکی تھی۔ تو نیکی کے تمام راستوں کو اختیار کرنا اور عشق اور محبت کے ماتحت دین میں ترقی کرنا۔ اسی کا نام تصوف ہے جو شخص یہ تصوف اختیار کرتا ہے اس پر رؤیا و کشوف اور الہامات کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ کلام الٰہی کے معارف و اسرار سے اسے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور محبت الٰہی کے رموز اس پر وا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ غرض تمام روحانی نعمتیں اسے میسر آجاتی ہیں مگر شرط یہی ہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق محبت کا ہو۔ اور

ضرورت رشتہ

ایک شریف اعلیٰ زمیندار خاندان کی لڑکی بہ عمر بائیس سال انٹرنس پاس کے لئے رشتہ مطلوب ہے راجپوت یا جاٹ قوم کے تعلیم یافتہ برسر روزگار احمدی کو ترجیح دی جائے گی۔

خط و کتابت بنام ف معرفت مینیجر الفضل قادیان

365
Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت میں کوئی شرطیں اور حد بندیاں نہیں ہوتیں

جو شخص شرطوں اور حد بندیوں کے اندر کام کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا اس کے ساتھ وہی معاملہ ہوتا ہے۔ جو ایک آقا کا ایک نوکر کے ساتھ ہوتا ہے۔ مگر جو شخص عشق میں سرشار ہو کر اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے وہ سلوک کرتا ہے۔ جو وہ اپنے پیاروں اور محبوبوں سے کیا کرتا ہے پس جلسہ سالانہ کے ایام میں جو دوست باہر سے آتے ہیں۔ اور جو یہاں کے رہنے والے ہیں۔ ان سب کو میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ ان ایام کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ہمارے سلسلہ کی بنیاد ہی محبت و عشقِ الٰہی پر ہے۔ پس کوشش کرو کہ تمہارے اندر محبت الٰہی پیدا ہو۔ تمہارے ہاتھ بیشک کاموں میں مشغول ہوں۔ مگر تمہارے دل رو بہ خدا ہوں۔ اور ان میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی محبت کی ٹیسیں اٹھ رہی ہوں۔ اور ہر رنگ میں اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے بیقرار رہو۔ صحابہؓ نیکیوں کے حصول کے اتنے دلدادہ تھے۔ کہ ایک دفعہ کوئی جنازہ گزرا تو ایک مجلس میں جہاں چند صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے ایک صحابیؓ کہنے لگے۔ جنازے میں شامل ہونا بڑے ثواب کا کام ہے۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے سنا ہوا ہے۔ کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے جنازے میں شامل ہوتا ہے۔ اور پھر اس سے جدا نہیں ہوتا جب تک اسے دفن نہ کر دیا جائے۔ اسے احد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے۔ باقی صحابہؓ یہ روایت سنکر کہنے لگے۔ نیک بخت تو نے یہ بات ہمیں پہلے کیوں نہ بتائی۔ معلوم نہیں ہم اب تک کتنے احد کے پہاڑ جیسے ثواب ضائع کر چکے ہیں۔ تو

نیکی کو ہر رنگ میں لینے کی کوشش کرنا

اور نیکیوں کے حصول کی جستجو کرنا اسی کا نام تصوف اسی کا نام بزرگی اور اسی کا نام روحانیت ہے۔ تم ہزاروں کتابیں تصوف پر پڑھ جاؤ۔ تم ہزاروں کتابیں روحانیت کا سبق سکھانے والی اپنے مطالعہ میں لے آؤ۔ تمہیں اس سے زیادہ ان میں اور کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ یہ خلاصہ ہے۔ تمام روحانیات کا (اور باقی جو کچھ ہے۔ وہ اس کی تفصیلات ہیں) کہ انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کی ایسی محبت پیدا ہو جائے کہ اس کے دل میں ہر وقت یہ آگ سی لگی رہے۔ کہ مجھے نئے سے نئے طریقے نیکیوں کے حصول کے ملتے جائیں جن کے ذریعہ مَیں اس سے اپنا تعلق وسیع سے وسیع تر کرتا چلا جاؤں۔ یہی خواہش ہے۔ جو انسان کے دل میں جس وقت پیدا ہو جاتی ہے اس میں روحانیت بھی ترقی کرنے لگ جاتی ہے۔ پس بچے بھی اور نوجوان بھی اور بوڑھے بھی اور ادھیڑ عمر کے لوگ بھی۔ جو بھی کوشش کریں اپنے اپنے ظرف اپنے اپنے مجاہدہ اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالےٰ کی برکات اور اس کے فضلوں سے حصہ لے سکتے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ کے ایام چونکہ خصوصیت کے ساتھ برکات و انوار کے نزول کے دن ہیں اس لئے احباب کو چاہئیے۔ کہ وہ ان ایام کی برکات سے مستفید ہونے کی پوری کوشش کریں میں بات تو ایک اور بھی کہنا چاہتا تھا۔ مگر چونکہ یہی بات لمبی ہو گئی ہے۔ اس لئے آج کا خطبہ اسی پر ختم کرتا ہوں۔

علیحدہ مکان لینے والے احباب کی خدمت میں
ایک ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ پر علیحدہ مکانوں میں فروکش ہونیوالے احباب کو کھانا دونوں وقت خود یا اپنے نوکروں کے ذریعہ لنگر سے منگانا ہوگا۔

بعض احباب علیحدہ مکانوں میں فروکش ہوتے ہیں۔ اور بعد میں اس امر کی شکایت کرتے ہیں۔ کہ انہیں والنٹیئر نہیں دئے گئے۔ جنکے باعث انہیں تکلیف ہوئی اسلئے ایسے احباب جو جماعتوں میں نہ اتریں انہیں اس بات سے مطلع رہنا چاہئیے۔ خاکسار ناظر ضیافت قادیان۔

۱۹۳۸ء کی سنسنی خیز پیشین گوئی
عورتوں کو ہر مہینے ..... آیا کرینگے

رپورٹ سال گزشتہ سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے رہنے والوں کو جن بیماریوں سے دوچار ہونا پڑا۔ ان میں سب سے زیادہ تعداد عورتوں کی بیماریوں کی ہے چنانچہ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ آجکل ۸۰ فیصدی عورتیں ماہواری ایام کی شکایت میں مبتلا ہیں۔ اور کوئی گھر ایسا نہیں ہے۔ جہاں کوئی نہ کوئی عورت اس مصیبت میں گرفتار نہ ہو۔ اور یہ محض اس ملک کی موجودہ آب و ہوا اور غذاؤں کی بدپرہیزی کا نتیجہ ہے۔

جب ماہواری ایام میں بیقاعدگی یا کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ تو عورت کو طرح طرح کی بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ کبھی تو ماہواری ایام کے زمانہ میں بے چینی کا درد پنڈلیوں اور پیڑو (یعنی زیرناف) ہونے لگتا ہے۔ یا ماہواری ایام کے دن جب قریب آتے ہیں۔ تو بھی اس قسم کا درد ہوتا ہے۔ یا ایک آدھ دن آ کر رہ جاتے ہیں۔ اور یا بیوقت آجاتے ہیں۔ یا کئی کئی مہینے بعد آتے ہیں۔ یا بالکل ہی نہیں آتے۔ یا بعض مرتبہ مہینہ میں دوبار آنے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی تکلیفیں ہونے لگتی ہیں۔

مگر اب امید کی جا رہی ہے۔ کہ آئندہ ایک سال کے بعد تمام ملک میں ایک عورت بھی ایسی نہ مل سکے گی۔ جو ماہواری ایام کی کسی بیماری میں مبتلا ہو۔ کیونکہ دہلی کے زنانہ دواخانہ کی مشہور و معروف دوا کورس ایسی حیرت انگیز طور پر کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ کہ جو عورت ایک شیشی استعمال کر لیتی ہے۔ اس کی ماہواری ایام کی ہر قسم کی خرابی دور ہو جاتی ہے۔ اور پھر ہر مہینہ ٹھیک وقت پر صحیح تعداد میں بغیر کسی تکلیف اور درد کے آنے لگتے ہیں۔ ہر صورت میں اور ہر موسم میں یہ دوا پورا پورا فائدہ کرتی ہے۔ خواہ ایام کم آتے ہوں۔ یا بے قاعدہ آتے ہوں۔ یا کئی کئی مہینے بعد آتے ہوں۔ یا بالکل نہ آتے ہوں۔ یا اس زمانہ میں درد رہتا ہو۔ یا ایام آنے سے پہلے تکلیف شروع ہو جاتی ہو۔ یا کوئی بھی خرابی ہو۔ ہر حالت میں ایک شیشی بالکل تندرست کر دیتی ہے۔ اگر کوئی عورت ماہواری ایام کی خرابیوں میں مبتلا ہو۔ تو لیڈی ڈاکٹر انچارج زنانہ دواخانہ بکس ۴۳ دہلی کے پتہ پر خط لکھ کر کورس کی ایک شیشی منگالی جائے۔ ایک شیشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے ہے۔ اور سات آنے محصولڈاک پر لگتے ہیں۔ یقین ہے۔ کہ ہندوستان کی عورتوں کو اس عجیب و غریب دوا سے بہت فائدہ پہنچے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کا بہترین تحفہ

کتاب بچوں کی تربیت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت

ارشاد فرماتے ہیں :- کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- میں نے کتاب بچوں کی تربیت مصنفہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کے بعض حصص دیکھے ہیں۔ ماسٹر صاحب کی یہ کوشش بہت قابل قدر ہے۔ کیونکہ اس قسم کے لٹریچر کی اس وقت بہت ضرورت ہے۔ تاکہ آئندہ نسل کو اخلاقی اور دینی لحاظ سے صحیح راستہ پر ڈالا جا سکے۔ اور ان بد اثرات سے بچایا جا سکے۔ جو آج کل عموماً بچوں اور نوجوانوں کے اخلاق و عادات کو خراب کر رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ طبع ثانی کے وقت ماسٹر صاحب موصوف اس کتاب کو موجودہ صورت سے بھی بہتر صورت میں پیش کریں گے۔ کیونکہ اس قسم کے لٹریچر میں بہت ترقی کی گنجائش ہے۔ بہرحال یہ ایک بہت مفید قدم ہے۔ جو ماسٹر صاحب کی طرف سے اٹھایا گیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہر مذہب و ملت کے اصحاب اس کتاب کی قدر کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب مشہور مبلغ اسلام

ارشاد فرماتے ہیں۔

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے بچوں کی تربیت کے واسطے بڑی محنت سے ایک قابل قدر کتاب تیار کی ہے۔ جس میں بچوں کی روحانی اور اخلاقی اصلاح اور ترقی کے واسطے زرین اصول نصیحانہ تمثیلوں کے ساتھ واضح کر کے بیان کئے گئے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے تربیت کے ہر پہلو سے مبرہن اور مبسوط قواعد مع نظائر عجیبہ پیش کئے گئے ہیں۔ میرے خیال میں اس کتاب کا پڑھنا اور سنانا خانگی خوشحالی میں اضافہ کا موجب ہو گا۔ ہیڈ ماسٹر صاحبان کو چاہئیے کہ اس کتاب کو اپنے مدارس میں رائج کریں

حضرت سید مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب فاضل اجل

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں۔

میں نے جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی کتاب بچوں کی تربیت کو پڑھا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ بچوں کی تربیت نہایت اہم مضمون ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اردو زبان میں اس مضمون کی کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی۔ الحمد للہ۔ کہ ماسٹر صاحب موصوف کی یہ تصنیف اس قابل ہے کہ جس سے یہ امید ہو سکتی ہے بشرطیکہ پنجاب ٹیکسٹ بک میں یہ کتاب منظور ہو کر داخل نصاب ہو جائے۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ اگر جناب ماسٹر صاحب کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ تو آپ اس سے بہتر کتابیں لکھ کر قوم کو فائدہ پہنچائیں گے۔

عالیجناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان

تحریر فرماتے ہیں۔ کتاب بچوں کی تربیت مصنفہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم میرے نزدیک ایک مفید تصنیف ہے۔ اس میں بچوں کے اخلاق کی درستی اور ترقی کے مختلف اسباق دلچسپ پیرائے میں درج کئے گئے ہیں۔ میں نے اپنے ذوق کے مطابق مندرجہ ذیل باتوں کا مطالعہ خصوصیت کے ساتھ کیا۔ اور ان کو درست اور مفید پایا۔ میاں بیوی اور حفظ ما تقدم۔ بچپن کی شادی۔ میاں بیوی کے تعلقات۔ ایام حمل کی احتیاطیں۔ کبر و غرور کی بیماری۔ صحبت بد ایک وبائی مرض ہے۔ تندرستی اور صفائی۔ بچے کی ضد کا علاج۔ ورزش جسمانی کی چند مشقیں۔

عالیجناب مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

تحریر فرماتے ہیں۔ مصنف نے کتاب بچوں کی تربیت لکھ کر پبلک کی ایک بہت بڑی خدمت سر انجام دی ہے۔ اس قسم کے لٹریچر کی اردو زبان میں ابھی بہت ضرورت ہے۔ اور اس کتاب میں احسن طریق سے کوشش کی گئی ہے۔ کہ بچے شرم و حیا۔ سچائی و پارسائی حمیت و مروت دیانت و شرافت کے بیش قیمت موتی اکٹھے کرنے والے ہوں۔ نہ کہ غرور و نخوت۔ مکر و فریب بغض و حسد۔ ضد و تعصب کے سنگریزے جمع کرنے والے خدا تعالےٰ ماسٹر صاحب کی کوشش کو کامیاب کرے۔

عالیجناب چوہدری غلام محمد صاحب مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

فرماتے ہیں۔ میں نے کتاب بچوں کی تربیت مصنفہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے۔ میں نے اس مضمون کی جس قدر کتابیں دیکھی ہیں۔ یہ سب سے زیادہ احسن طریق پر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں ہر ایک نیکی کو سکھانے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ صرف واعظانہ طریق پر اکتفا نہیں کیا گیا یہ کتاب ہر ایک ماں کے پاس ہونی چاہئیے۔ تاکہ بچے ان تمام برائیوں سے بچ سکیں۔ جو ماؤں کی جہالت کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اڑھائی سو صفحے۔ قیمت صرف ۶؍

"بہار احمدیت" جناب اسلم صاحب کی تمام نظمیں اس کتاب میں جمع کر دی گئی ہیں۔ ملکانہ بھجن۔ احمدی ماں کی لوریاں۔ دیگر تبلیغی پرجوش اور رسیلی نظمیں اسمیں موجود ہیں۔ قیمت صرف ۲؍

نوٹ :- دونوں کتابیں سالانہ جلسے پر احمدیہ چوک میں ملیں گی۔

ابراہیم عادل - گوجرانوالہ - گلی بدر و کلاں

366

تیئیس ۲۳ نادر و نایاب کتابیں

حجم دو ہزار ایک سو صفحہ ← مگر قیمت صرف ساڑھے تین روپیہ

گزشتہ سال بک ڈپو نے جس قدر کتب شائع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ وہ تنگی وقت اور خاکسار مینیجر کی اچانک علالت کے باعث وقت پر پوری تعداد میں نہ چھپ سکیں جس کی وجہ سے بہت سے دوست ان کو حاصل کرنے سے محروم رہ گئے تھے۔ اب خواہشمند احباب کی خاطر اس سال باقی تعداد بھی چھپوائی گئی ہے۔ اور باوجود کاغذ کی گرانی کے قیمت وہی رکھی ہے۔ جس کا پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ امید ہے کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ اور جو دوست کسی وجہ سے جلسہ سالانہ پر نہ آسکیں۔ وہ آنے والے دوستوں کی معرفت منگوالیں۔ تاکہ محصولڈاک کی بچت ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد اول ← صفحات ۴۶۰

اس مجموعہ ملفوظات میں دوستوں کو ہر قسم کے دلائل ملیں گے۔ جن میں حضرت اقدس کے دعویٰ مسیحیت کے دلائل کے علاوہ مختلف موقعوں پر مختلف استعداد اور خیالات کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو حضور انور نے حقائق و معارف بیان فرمائے۔ وہ بھی پڑھنے کو ملیں گے۔ جو پڑھنے والوں کے دل و دماغ کو روشن کر دینگے پس اس مجموعہ حقائق کو نہ صرف خود پڑھنا چاہیئے بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھوانا چاہیئے۔ بلکہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں اس کا درس دیا کریں۔ اور باوجودیکہ کاغذ اچھا متوسط درجہ کا۔ لکھائی عمدہ چھپائی اعلےٰ حجم ۴۶۰ صفحہ سائز بڑا۔ مگر اس پر بھی قیمت برائے نام یعنی قسم دوم غیر مجلد ۱۲ / مجلد ایک روپیہ قسم اول عہ غیر مجلد عہ

حضرت سلطان القلم کی بیس کتابوں کا

نادر سیٹ

بک ڈپو تالیف نے احباب کی خاطر بصرف زر کثیر مندرجہ ذیل نایاب کتابیں بھی نہایت اہتمام سے چھپوائی ہیں۔ جن کا سائز بڑا۔ کاغذ اچھا۔ لکھائی دیدہ زیب۔ چھپائی اعلےٰ ٹائیٹل جاذب نظر اور مجموعی ضخامت ایک ہزار صفحہ لیکن باوجود ان محاسن کے ان چھوٹی بڑی بیس کتابوں کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ رکھی گئی ہے۔ تاکہ دوست اپنے محبوب آقا کا منظوم کلام آسانی کے ساتھ خرید سکیں۔ امید ہے کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ کتابوں کے نام درج ذیل ہیں

(۱) اتمام الحجۃ (۲) ضرورت الامام (۳) سراج منیر (۴) استفتاء اردو (۵) تحفۃ الندوۃ (۶) اربعین کامل (۷) ایک غلطی کا ازالہ (۸) تجلیات الٰہیہ (۹) احمدی اور غیر احمدی میں فرق (۱۰) آریہ دھرم (۱۱) ضیاء الحق (۱۲) چشمہ مسیحی (۱۳) حجۃ اللہ (۱۴) نسیم دعوت (۱۵) پیغام صلح (۱۶) کشف الغطاء (۱۷) الانذار (۱۸) النداء من وحی السماء (۱۹) ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی (۲۰) حقیقۃ المہدی تھوڑی سی تعداد اعلیٰ کاغذ پر بھی چھپوائی گئی ہے۔ جس کی قیمت دو روپے آٹھ آنہ ہے۔

نوٹ:۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل نئی کتب بھی ہمارے ہاں موجود ہیں۔ بشارت احمد جماعت احمدیہ سہ احمدیہ البم عہ آسمانی پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش عہ قران اور وید کا مقابلہ ۱۲ / ہندو سیاست کے داؤ پیچ ۶ /

ذکر حبیب عہ

یہ حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب نے کئی سال کی محنت اور تحقیق کے بعد لکھی ہے۔ جسے بک ڈپو نے بصرف زر کثیر چھپوایا ہے۔ چونکہ قبلہ مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی ہیں۔ اور انہیں حضور کے پاس رہنے کا کافی موقعہ ملا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنی مخصوص اور دلربا طرز میں اپنے آقا کے چشمدید حالات قلمبند فرمائے ہیں۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علاوہ اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بعض مقالات۔ ملفوظات اور تقریریں بھی جمع کی ہیں جو حضور وقتاً فوقتاً اپنی زندگی میں ارشاد فرماتے رہے۔ یہی کیوں بلکہ بہت سے ایسے فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ السّلام کس کس قسم کی سواری استعمال فرمایا کرتے تھے۔ کس قسم کے ممبر پر کھڑے ہو کر حضور تقریر فرماتے تھے۔ وہ کونسا مکان یا کمرہ تھا۔ جہاں حضور ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔ جو دوست اپنے محبوب آقا کے حال اور قال سے واقف ہونا چاہتے ہوں اور ذکر حبیب پڑھکر وصل حبیب کے مزے لینا چاہتے ہوں۔ وہ ضرور بالضرور اس تصنیف کو خریدیں۔ اس کے پڑھنے سے روح کو ایک پر کیف معرفت نصیب ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ تزکیہ نفس کے خواہشمند اس در بے بہا کو شوق کے ہاتھوں لیں گے۔ جس کا کاغذ اعلےٰ۔ لکھائی خوشخط چھپائی عمدہ۔ سرورق دیدہ زیب سولہ فوٹو سائز بڑا ۲۶×۲۰/۸ ضخامت قریباً (۴۵۰) صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت قسم دوم غیر مجلد ۱۴ / مجلد عہ قیمت قسم اعلےٰ مجلد عہ غیر مجلد ایک روپیہ دو آنہ

تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح عہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب قبلہ نے کئی سال کی محنت تلاش اور تحقیق کے بعد ملک کے دور دراز علاقوں کا سفر کرتے اور سینکڑوں کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کے متعلق یہ بھی ایک نہایت ہی محققانہ کتاب لکھی ہے جو ہر ایک علم دوست اور حق پسند شخص کو پڑھنی چاہیئے۔ جو کہ انشاء اللہ تبلیغ کے لئے بھی نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوگی اس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آپ کی والدہ اور حواریوں کا ہندوستان میں آنا۔ اہل کشمیر کا بنی اسرائیل ہونا۔ کشمیری زبان اور عبرانی زبان کا تطابق۔ پرانی عمارتوں۔ پرانی دستاویزوں۔ پرانی روایتوں اور پرانی کتابوں کی شہادتوں سے روز روشن کی طرح ثابت کیا گیا ہے۔ نیز زمانہ حال کے بھی بہت سے یوروپین محققین کی شہادتیں جمع کی گئی ہیں۔ مزید برآں ۱۵ عدد عکسی فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جس نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی مزین کر دیا ہے۔ ۱۵ عدد فوٹو کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی اعلےٰ حجم ۱۸۰ صفحہ کے باوجود قیمت قسم اول بغیر جلد ۸ / اور مجلد ۱۰ / دوم بغیر جلد ۶ / اور مجلد ۷ /

ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۹۱۳۴ منکہ جنت بی بی بنت ملاں کرم الٰہی قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۷ر جون ۱۹۰۳ء ساکن محلہ چھاؤنی لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۸}{۳۷}$-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ ماسوا ایک مکان کے حصہ میں سے نقد روپیہ جس کے عوض مبلغ صـ۵۰ میرے حصہ میں بنتے ہیں۔ دو عدد طلائی بالیاں اور میرے مہر مبلغ -/۴۰۰ روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ وزنی ½ ۱ تولہ۔ ان ہر سہ رقوم کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اپنی زندگی میں انشاءاللہ فکر سے ادا کر دوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ جنت بی بی زوجہ میاں رحمت اللہ

گواہ شد:۔ رحمت اللہ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید صوفی محمد عبد الرحیم محلہ صوفیاں لدھیانہ

یاقوتی گولیاں

(رجسٹرڈ) یہ گولیاں حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر و خلیفۃ المسیح الاول کا خاص نسخہ ہے جو نہایت توجہ اور دیانتداری سے بنایا جاتا ہے۔ چونکہ اس کے اجزا نہایت صحیح اور قیمتی ہیں۔ مثلاً مشک عنبر۔ مروارید یاقوت وغیرہ سے مرکب ہیں۔ اس لئے یہ گولیاں نہایت زود اثر اور مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ بہت تھوڑا عرصہ ہؤا۔ کہ یہ پبلک کے سامنے آئی ہیں۔ لیکن بکثرت سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موصول ہوئے ہیں کہ یہ گولیاں واقعی ایک نادر تحفہ ہیں۔ اور نہایت مفید ثابت ہو رہی ہیں یہ گولیاں تمام اعضاء رئیسہ کو تقویت دینے کے علاوہ مادہ تولید بکثرت پیدا کرتی ہیں اور ان تمام امراض کیلئے مفید ہیں جو دل و دماغ و اعضاء رئیسہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ باوجود ان اوصاف کے پچاس سنہری گولیوں کی قیمت صرف پانچ روپیہ ہے

نوٹ:۔ امراض زنانہ مثلاً درد کمر۔ سیلان الرحم وغیرہ میں بھی بیحد مفید ثابت ہو رہی ہیں

اکسیر پالش یاقوتی گولیوں کے ہمراہ اکسیر پالش کا استعمال نہایت ہی مفید ہے یہ اکسیر پالش بالکل بے ضرر ہے اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ

تمام درخواستیں بنام:۔ **مینجر یاقوتی گولیاں بٹالہ ربا محلہ دارالفضل قادیان ضلع گورداسپور**

ایک مکان برائے فروخت

محلہ دارالبرکات میں ایک مکان جس کی دس مرلے زمین ہے اور اس میں مرلے میں دو فٹ بھرتی ہے۔ اور دو کمرے ہیں۔ ایک کمرہ ۱۲ × ۱۸ دوسرا کمرہ ۱۲ × ۱۲ ایک باورچی خانہ ۶ × ۴ فٹ ایک نلکہ ہے اور باقی ۴ مرلے زمین میں خوب اچھا باغیچہ ہے برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب ملک محمد طفیل صاحب سے خط و کتابت کریں۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اسکے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے اسکی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عـہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ**

اعلان رشتہ

یو۔پی کے ایک خاندانی مخلص احمدی کے لئے جن کی آمدنی پچاس روپے ماہوار ہے۔ نیک رشتہ درکار ہے۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ حاجتمند خاکسار کی معرفت خط و کتابت فرمائیں۔ **محمد اسحٰق علی خان احمدی ہوا گھر آگرہ۔**

تحفہ کشمیر

پشمینہ فی گز صـ۵ سے ۱۰ روپے خالص اونی کشمیرانی تھان درجہ اول ۱۰ درجہ دوم للعہ۔ شال پشمینہ صـ۲۰ سے صـ۵ لوئی خود رنگ دوہری درجہ اول عـہ درجہ دوم عـہ لوئی ایک بری خود رنگ صـ۳ لوئی ایک بری سفید عـہ زعفران مونگرانی تولہ عـہ درجہ دوم عـہ زیرہ سیاہ فی سیر عـہ بنفشہ فی سیر عـہ سلاجیت فی تولہ ۸ محصول ڈاک علاوہ

المشتہر:۔ **جی۔ ایم مینجر شال ایجنسی سوپور کشمیر**

خط بطرف جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند

برادران کرام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ غالباً آپ کو علم ہوگا۔ کہ تحریک جدید کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دہلی میں ایک عظیم الشان دواخانہ جاری فرمایا ہے۔ اس میں جہاں تحریک جدید کا سرمایہ صرف ہؤا ہے۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش اپنا ذاتی سرمایہ بھی لگایا ہے اس دواخانہ کی غرض و غایت طب یونانی کا احیاء ہے اس میں ہر قسم کی ادویات پورے اور خالص اجزاء سے نہایت ہی دیانتداری اور پابندی اصول و دواسازی سے تیار کیجاتی ہے۔ ہر قسم کے مرکبات و مفردات ہر وقت مل سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ میں دواخانہ ہذا دارالامان میں اپنی دکان لیجائیگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس وقت ہمارے دواخانہ میں تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور وسائل ترقی کے متعلق اپنے قیمتی مشورہ سے سرفراز فرمائیں گے۔ اس مبارک تقریب پر دکان تو وہاں لیجائی جائیگی۔ لیکن یہ ہمارے لئے مشکل ہے کہ سب دوائیاں ساتھ لیجائیں اس لئے وہ صاحبان جن کو کسی قسم کی دوائی کی ضرورت ہو۔ وہ اس دوائی کے متعلق یا مرض کے متعلق ہمیں اطلاع دیدیں۔ اور لکھیں کہ یہ دوائی یا اس مرض کیلئے مجرب دوائی دارالامان پہنچائی جائے ہم دوائی دارالامان میں ان کی خدمت میں پیش کر دینگے اس صورت میں محصولڈاک کی بچت بھی ہو جائے گی۔ اور چیز بھی بہترین حالت میں آپ کے ہاتھوں تک پہنچ جائیگی یعنی اگر جناب کو عرق ماءاللحم یا کسی خمیرہ یا کسی اور چیز کی ضرورت ہے تو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ۲۰ دسمبر تک ہمیں ضرور آگاہ کر دیجئے گا۔ آخر میں یہ عرض ہے کہ اس قومی دواخانہ کی ترقی کیلئے کوشش کرنا آپ کا مقدس ترین فرض ہے کیونکہ اس کی ترقی سے قوم کی بنیادیں بھی مضبوط ہونگی۔ والسلام۔ **مینجر ویدک یونانی دواخانہ دہلی**

361

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں باموقعہ دوکانوں اور مکانوں کیلئے قطعات

دوستوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں مناسب قطعات سکنی کے علاوہ ریلوے سٹیشن کے متصل دوکانوں کیلئے بھی نئے قطعات تجویز کئے گئے ہیں۔ جو دس دس مرلہ کی صورت میں پچاس فٹ والی چوڑی سڑک پر واقع ہیں جن میں فی قطعہ تین عدد دوکانات اور ایک رہائشی مکان اور بالاخانہ وغیرہ تعمیر ہو سکتے ہیں۔ چونکہ دوکانوں کے قطعات تعداد میں تھوڑے ہیں۔ اس لئے خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں۔ اگر کسی دوست نے ان قطعات کے متعلق پہلے کبھی کوئی درخواست دی ہوئی ہو تو انہیں بھی دوبارہ درخواست دینی چاہیئے

نقشہ قطعات مجوزہ دوکانات درج ذیل ہے۔

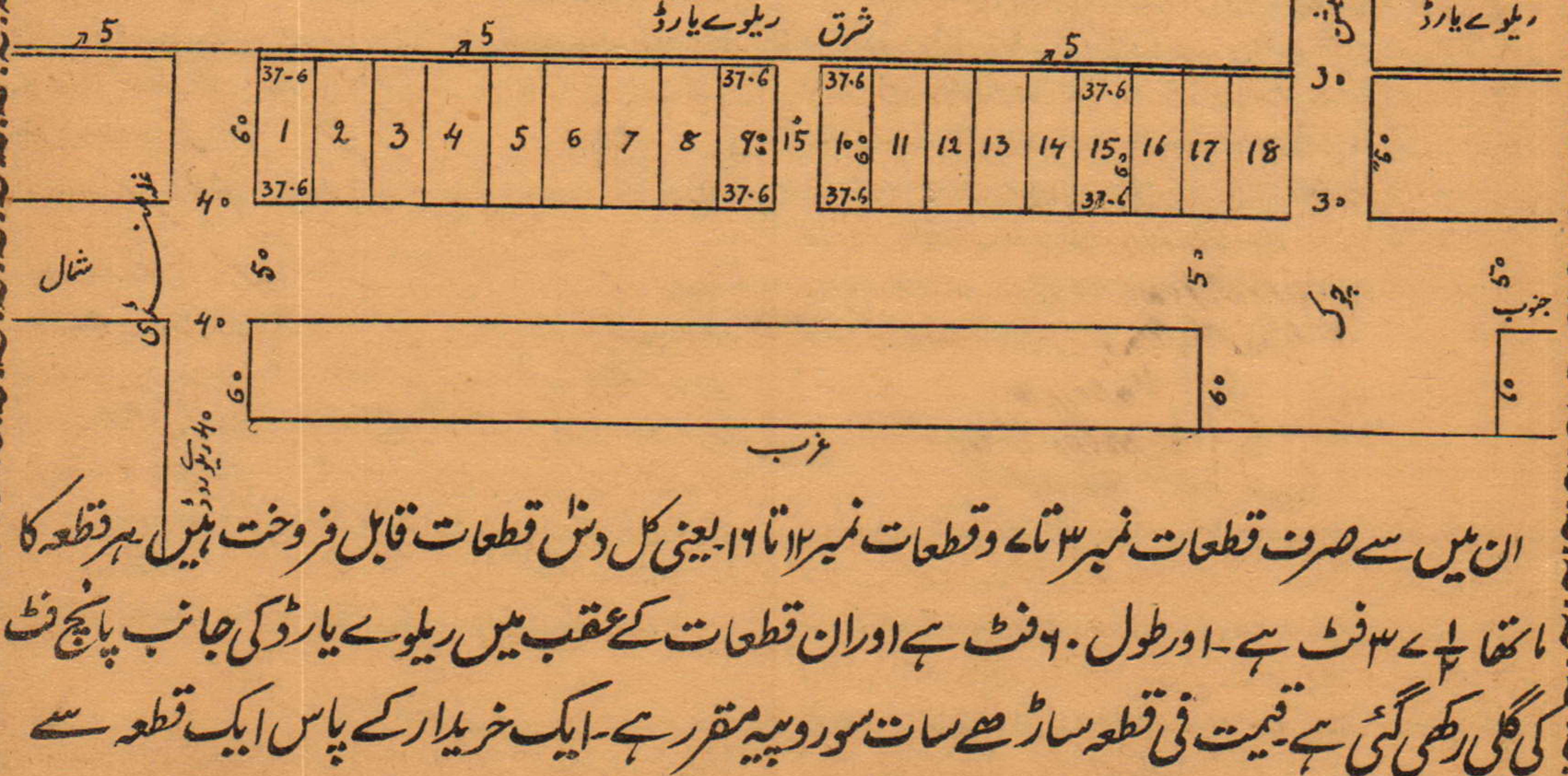

ان میں سے صرف قطعات نمبر ۳ تا ۷ و قطعات نمبر ۱۲ تا ۱۶ یعنی کل دس قطعات قابل فروخت ہیں۔ ہر قطعہ کا ماتھا ۳۷½ فٹ ہے۔ اور طول ۶۰ فٹ ہے اور ان قطعات کے عقب میں ریلوے یارڈ کی جانب پانچ فٹ کی گلی رکھی گئی ہے۔ قیمت فی قطعہ ساڑھے سات سو روپیہ مقرر ہے۔ ایک خریدار کے پاس ایک قطعہ سے زیادہ نہیں فروخت کیا جائے گا۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

جلسہ سالانہ کیلئے خاص رعایت

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپکے شاگرد کی دوکان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدینؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیاں غالب ضعف بصر۔ دھند لکے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے معدہ جگر تلی کمزور ہوتی ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آموجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت یکصد گولی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت ۲-اونس شیشی بارہ آنے (۱۲)

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب کنکر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عگار

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت عزیزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جن پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (للعہ)

المشتہر خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نورالدین اعظمؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

368

موتی کوڑیوں میں

رعایت عظیم الشان

جواہرات کوڑیوں کے مول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارہ آنہ میں ایک روپیہ اور آٹھ آنے میں سولہ آنے

یکم دسمبر ۱۹۳۷ء سے اکتیس ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء تک جو دوست دنیا کے کسی بھی ڈاک خانہ میں خط ڈالیں گے یا خود آکر خرید کرینگے اُن کو شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی تمام تیر بہدف اور زود اثر ادویات ۳/۴ قیمت پر یعنی روپیہ میں چار آنہ کمی پر اور **سرمہ نور نصف قیمت** پر ملے گا۔

جوارش عنبری

نہایت قیمتی و ہردلعزیز اجزا کا مرکب تمام نسخوں کا شہنشاہ۔ تمام مفرح معجونوں کا بادشاہ۔ اسکے سامنے ہزاروں یاقوتیاں اور مقویات ہیچ ہیں۔ بھوک بڑھانے والی خون پیدا کرنے والی۔ اعضائے رئیسہ اور حافظہ کو درست۔ دماغی محنت اور جسمانی تکان بے حسی اور غشی میں اس کی ایک خوراک جست و توانا بنا دیتی ہے ہر مزاج اور ہر موسم میں عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

قیمت پانچ تولہ چار روپے
رعایتی قیمت تین روپے

اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والا پتھر ہیرا نہیں ہوسکتا

سرمۂ نور رجسٹرڈ

اپنے بیشمار فوائد اور تاثیر کی وجہ سے مقبولیت کی معراج بلندی پر پہنچ چکا ہے۔ جس نے ایکدفعہ استعمال کیا وہ سرمہ نور کے حیرت انگیز فوائد کو دیکھ کر گرویدہ ہی نہیں بلکہ وہ ہمارا مجسم اشتہار بن گیا۔ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں اگر فائدہ نہ ہو تو فوراً واپس کر دیں۔ ابھی منگوا کر استعمال کریں، آزمائیں تجربہ بتا دیگا کہ **سرمہ نور اپنے دعوے میں سچا** اور امراض چشم کا واحد اور حقیقی علاج ہے اسی اخبار الفضل میں قادیان کے واجب التعظیم بزرگوں اور دنیا کے مشہور ڈاکٹروں، حکیموں، رئیسوں کی اسناد پیش کیجا چکی ہیں۔ آج کی صحبت میں ایک تازہ سرٹیفکیٹ پیش خدمت کیا جارہا ہے۔ دیکھیے جناب کمال الدین خان صاحب جہالرا پاٹن سے رقمطراز ہیں:۔ "میری اہلیہ کی آنکھوں سے بالکل کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ آج دس یوم ہوتے ہیں کہ اس سرمہ نور کے استعمال سے کچھ کچھ اوجالا دکھائی دیتا ہے۔ آنکھ کے آگے ہاتھ سے یا لکڑی سے کچھ حرکت کرو تو وہ ہلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے امید ہوگئی ہے کہ چند روز کے استعمال سے انشاءاللہ جالا کٹ جائے گا۔ الٰہی تیرا شکر ہے کہ تو نے آنکھوں کو دوبارہ روشنائی بخشی۔ الٰہی حکیم صاحب پر بھی فضل اور رحم فرما۔ آمین ثم آمین۔"

قیمت فی تولہ دو روپے رعایتی قیمت ایک روپیہ

پٹی اکسیر

عاقبت نااندیش نوجوانوں نے اپنی اٹھتی جوانی میں غلط کاری کی وجہ سے اپنے عضو مخصوص کو مردہ کرلیا ہو تو اس کے استعمال سے سترطیہ آرام آجاتا ہے۔ سینکڑوں مایوس مریض جو اپنے آپ کو زندہ درگور خیال کئے ہوئے تھے۔ اُن کو دوبارہ جوانی کا مزہ آگیا۔ اور تمام لذات جن کو وہ ترستے تھے دوبارہ نصیب ہوگئیں۔

قیمت دس روپے
رعایتی قیمت سات روپے آٹھ آنے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

جواں مرد بنا کر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے۔

قیمت یک صد گولی اڑھائی روپے
رعایتی قیمت ” ایک روپیہ چودہ آنے
قیمت پچاس گولی ڈیڑھ روپیہ
” رعایتی ” ایک روپیہ دو آنہ

اکسیر مردمی رجسٹرڈ

کثرت احتلام۔ رقت۔ سرعت۔ انزال کمزوری۔ کمی بھوک۔ غرض جریان کا مرض جڑ سے دور ہو کر دوبارہ طاقت پیدا نہ ہو تو ہم ذمہ دار

قیمت دو روپے
رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ

بچوں کا شربت

بدہضمی، پیچش، قبض، سوکھا، دانت نکلنے کی تکلیف اور اکثر امراض اطفال میں اسکا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کرکے وزن بھی بڑھاتا ہے

قیمت دو اونس بارہ آنے ۱۲/
رعایتی قیمت نو آنے ۹/

اکسیر خنازیر

سینکڑوں بار تجربہ میں آچکی ہے موجودہ گلٹیوں کو نیست و نابود کرکے ہمیشہ کیلئے خنازیری جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

قیمت صرف تین روپے
رعایتی قیمت
سوا دو روپے

اکسیر النساء

ماہواری ایام کا کم و زیادہ آنا۔ درد اور تکلیف سے آنا۔ اپھارہ۔ اختناق الرحم غرض امراض مستورات کے لئے نہایت مفید ہے

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے
رعایتی:۔ ایک روپیہ دو آنے

اکسیر اٹھرا

اسقاط حمل و اٹھرا کا مجرب علاج ہے۔ بے اولادی کا داغ شرطیہ مٹ جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ
قیمت رعایتی فی تولہ بارہ آنے
قیمت گیارہ تولہ نو روپے ۹ عہ
رعایتی ” چھ روپے بارہ آنے۔

موتی منجن

پائیوریا اور گوشت خورہ کے لئے تریاق ہے۔ دانتوں کو مضبوط۔ چمکدار بناتا ہے۔ کیڑوں کا قاتل۔ امراض دندان کا تیر بہدف علاج ہے

قیمت چھ آنے
رعایتی ساڑھے چار آنے

قبض کشا

بلا تکلیف و بدمزگی قبض رفع ہو کر دائمی قبض بھی نہیں رہتی۔ قبض تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ معدہ صاف رہنے سے ہزاروں بیماریاں دور ہوتی ہیں

قیمت پچاس گولی نو آنے
رعایتی قیمت سات آنے

خالص ست سلاجیت

تمام حکماء کا متفقہ قول ہے کہ سلاجیت روح۔ دل۔ دماغ۔ گردہ۔ غرض اعضائے رئیسہ اور شکستہ ہڈیوں کے لئے یقیناً مفید ہے

قیمت فی تولہ آٹھ آنے رعایتی قیمت چھ آنے ۶/

کشتہ فولاد

حکیموں کی محنت اور کیمیا وی طریق سے تیار کیا جاتا ہے۔ کمی خون و اعضائے رئیسہ کے لئے بیحد مفید ہے

قیمت فی تولہ پانچ روپے رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے
” ” ماشہ آٹھ آنے ” ” چھ آنے ۶/

افرونا

مثلائی کانٹوں والا ایگزیما خارش علیہ بغیر اپریشن نابود۔ داد۔ چنبل۔ خارشی۔ اور ہر قسم کے زخموں کا تریاق ہے

قیمت اونس ایک روپیہ رعایتی بارہ آنے
نصف ” نو آنے ” سات آنے

طلاء عنبری

بیرونی مالش سے بلا تکلیف پٹھے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں۔

قیمت شیشی ایک روپیہ
رعایتی قیمت
بارہ آنے

تریاق معدہ رجسٹرڈ

معدہ۔ جگر اور آنتوں کی تکلیف کے لئے بہترین ہے۔

قیمت شیشی اونس
آٹھ آنے
رعایتی قیمت چھ آنے

سیلان الرحم

عورتوں کی سفید رطوبت کے اخراج کو جڑ سے اکھاڑتا ہے

قیمت شیشی ایک روپیہ
رعایتی قیمت
بارہ آنے

اکسیر بواسیر

اس کے استعمال سے اس نامراد موذی مرض سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے

قیمت صرف دو روپے
رعایتی قیمت
ایک روپیہ آٹھ آنے

اکسیر طحال

تلی کا درد۔ سوزش۔ ورم بلکہ معدہ جگر کے ہر قسم کے نقص کو دور کرکے طاقت پیدا کرتی ہے

قیمت صرف ایک روپیہ
رعایتی بارہ آنے

حب کھانسی

بچوں سے بڑے بوڑھوں تک کی کھانسی کے لئے تریاق ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے ہی کھانسی کو آرام ہونا شروع ہو جاتا ہے

قیمت صرف فی سینکڑہ ۱۲/
” رعایتی نو آنے

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل انڈیا نمائش کی سیر کا موقعہ

نہایت ارزاں واپسی ٹکٹوں پر لاہور آکر سیر کیجئے

مندرجہ ذیل سپیشل ٹرینیں جو صرف تھرڈ کلاس کے مسافروں کے لئے ہوں گی۔ بادامی باغ (لاہور) تک آئیں گی

(۱) لدھیانہ۔ بادامی باغ سپیشل۔ لدھیانہ سے ۱۹ دسمبر اور ۲۶ دسمبر ۱۹۳۷ء کو صبح ۷ بجے چلیگی۔ اور ۲۰ اور ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء کو صبح کے ۶ بجکر ۵ منٹ پر واپس لدھیانہ پہنچیگی پھلور پھگواڑہ اور جالندھر سے بھی ٹکٹ دستیاب ہوسکیں گے۔ لدھیانہ سے واپسی کرایہ ایک روپیہ ۵ آنے۔

(۲) ملتان چھاؤنی بادامی باغ سپیشل ٹرین ۱۸ اور ۲۵ دسمبر ۱۹۳۷ء کو ملتان چھاؤنی سے رات کے ۱ بجکر ۴۰ منٹ پر چلیگی۔ اور واپس ملتان چھاؤنی ۲۰ اور ۲۷ دسمبر کو صبح ۷ بجے پہنچے گی۔ ملتان شہر۔ خانیوال۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ اور پتوکی سے بھی مسافر بک کئے جائیں گے۔ ملتان چھاؤنی سے واپسی کرایہ ۲ روپے ۵ آنے

(۳) راولپنڈی بادامی باغ سپیشل۔ راولپنڈی سے ۱۸ اور ۲۵ دسمبر ۱۹۳۷ء کو رات کے ۸ بجکر ۴۵ منٹ پر چلے گی اور واپس راولپنڈی ۲۰ اور ۲۷ دسمبر کو صبح کے ۶½ بجے پہنچے گی۔ مندرا جنکشن۔ گوجرخان۔ جہلم۔ لالہ موسیٰ۔ گجرات اور وزیر آباد سے بھی مسافر بک کئے جائیں گے۔ راولپنڈی سے کرایہ واپسی ایک روپیہ ۱۵ آنے

ان سپیشل گاڑیوں سے آنے والے مسافروں کے لئے نمائش میں داخلہ مفت ہوگا۔

واپسی کرایہ اور گاڑیوں کے اوقات اور ٹکٹوں کے فروخت وغیرہ امور کیلئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کیجئے۔

چیف کمرشل منیجر

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

خاص رعایت کا اعلان

معزز و محترم حضرات! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہندوستان اور صوبہ پنجاب کے دور دراز دیہات اور شہروں سے احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ میں اطلاع پہنچی ہے۔ کہ **عید** کے روز ڈاک خانہ جات بند ہونے کی وجہ سے نہ کارڈ مل سکا نہ لفافہ اسلئے ایسی طاقت کی مشہور و معروف دوا کا دوبارہ رعایتی اعلان فرمایا جائے سو ہم منیجر صاحب کی اجازت سے دوبارہ رعایتی اعلان کرتے ہیں۔ کہ

امرت بوٹی رجسٹرڈ

۲۲ دسمبر ۱۹۳۷ء تک ۵۰ گولی بنیر دوائی مالش عہ کی بجائے صرف عہ ہیں ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ دوائی مالش ۱۲/ کی بجائے صرف ۱/۰/۲ روپیہ میں روانہ ہوگی۔ جلد از جلد اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ **فوائد**۔ امرت بوٹی۔ درد کمر۔ کمزوری معدہ۔ کمزوری دل و دماغ۔ قوت مردانہ کی کمزوری۔ کثرت احتلام کیلئے اکسیر ہے۔ بوڑھے دوستوں اور بیمار نوجوانوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

بیمار دانت رعایتی اعلان ۲۲ دسمبر تک۔ جن احباب کو دانتوں کی خواہ کوئی بیماری ہو۔ مثلاً ماخورہ۔ مسوڑوں سے خون۔ درد مسوڑوں کی سوزش جلن۔ کیڑا۔ بدبو۔ ہوان دوستوں کو ۲۲ دسمبر کی رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے پائیریس ٹوتھ پوڈر رجسٹرڈ ۳ اونس پائیریس لوشن ۱ اونس شاہی منجن اکبری شیشی ۳ اونس معجون مقوی معدہ ۲ خوراک اصل میں پائیوریا کی مرض کو لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ اس مرض کا تعلق معدے سے بھی ہوتا ہے۔ اسلئے ہم معدہ کی قوت کیلئے بھی اور دانتوں کی صفائی کیلئے بھی اور مسوڑوں کی مضبوطی کیلئے بھی ادویات روانہ کرتے ہیں مکمل بکس جس کی اصل قیمت ۳/۸/۱ ہے رعایتی اعلان کے مطابق مکمل بکس صرف ۲/۰/۰ روپیہ میں روانہ ہوگا۔ علاوہ محصولڈاک **لیکوراتی** یہ دوائی بیمار بہنوں کیلئے بیحد اکسیر ہے جنکو لیکوریا جسکو سیلان الرحم بھی کہتے ہیں یہ ایسی نامراد بیماری ہے۔ اگر اسکا باقاعدہ علاج نہ کیا جائے تو بے زبان اور غریب عورتیں سخت امراض کا شکار ہو جاتی ہیں۔ آپ اپنا روپیہ بیفائدہ خراب نہ کریں۔ لیکورائن کی گولیاں منگوا کر استعمال کرائیں۔ ۱۰۰ گولی کی اصل قیمت ۲/۸ رعایتی اعلان ۲۲ دسمبر تک عہ میں ۱۰۰ گولی روانہ کی جائے گی۔

ملنے کا پتہ: منیجر **احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ (پنجاب)**

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام ... چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی